بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 45

4 تا 10 صفر 1436ھ 28 نومبر تا 4 دسمبر 2014ء

شمارہ: 45

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مشرقِ وسطیٰ

عالم عرب کی لمحہ بہ لمحہ بدلتی تشویشناک صورتِ حال!

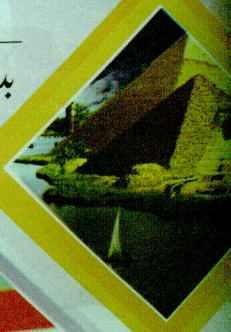

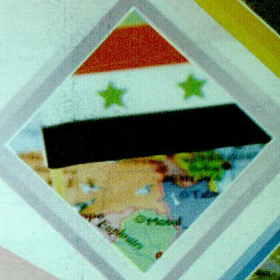

پاک افغان تعلقات

نومنتخب افغان صدر کا دورہ مثبت اور خوش آئند ہے

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (MNA)

ماہِ صفر

منحوس سمجھنا اور بدشگونی لینا؟!

ایک مردم بے زار کی ہرزہ سرائی؟!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- گناہ دیکھ کر خاموش رہنا.....؟!
- ماں کا اپنے بیٹے کو گالیاں دینا.....؟!
- نافرمان بیٹے کو جائیداد سے عاق کرنا.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

نادانی کے گناہِ صغیرہ

﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝﴾ (الأحزاب)

''تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہوجائے اس پر تمہیں کوئی گناہ نہیں۔ البتہ گناہ وہ ہے جس کا ارادہ تم دل سے کرو (اس پر مواخذہ ہوگا)۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔''

اللہ تعالیٰ جو انسان کے خالق ہیں وہ اس کی فطرت وعادت سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ اسی لیے اس نے انسان کے اس عمل پر جو نادانی، غفلت، لاعلمی اور عدم نیت سے ہوجائے اس پر درگزر کردینے کا اعلان فرمایا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اعلان اس شخص کے حق میں ہے جو فی الحقیقت راہ ہدایت کا متلاشی اور حق پالینے کے بعد بلا جھجک اس کی پیروی کرنے والا ہے۔ جبکہ وہ شخص جو فقط کجی کی تلاش میں رہتا ہے اور حق کو حیلوں بہانوں سے پس پشت ڈالتا ہے ایسے شخص کو اس کے کرتوت کا خمیازہ ضرور بھگتنا پڑے گا۔

﴿وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝﴾ (النساء)

''اور جو گناہ کرتا ہے اس کا بوجھ اسی پر ہے اور اللہ بخوبی جاننے والا اور خوب حکمت والا ہے۔''

لیکن نادانی کے گناہوں اور عدم نیت سے اٹھائی گئی قسموں پر بھی اللہ تعالیٰ اپنی معافی کی قلم پھیر دیں گے:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ﴾ (المائدة)

''اللہ تم سے تمہاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کریں گے۔ لیکن جن قسموں کو تم مضبوط کرچکے ہو ان پر تم سے مواخذہ کرے گا۔''

بعض دفعہ انسان یہ سوچ کر اپنے عمل بد کو دوہراتا رہتا ہے کہ ساری زندگی اس عمل پہ کاربند رہا ہوں تو اب اس کو چھوڑنے کا کیا فائدہ!! فی الحقیقت یہ ایک وسوسہ ہے جو شیطان اس کے دل میں ڈالتا ہے تاکہ وہ اپنی ماضی کی بدعملی کو مدنظر رکھتے ہوئے عمل بد سے چھٹکارا نہ پاسکے۔ جبکہ شریعت نے ایسے چھوٹے چھوٹے برے اعمال جو عدم واقفیت کی بناء پر کیے جائیں ان پر معافی کا اعلان کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ایک دعا بھی سکھائی ہے جسکی تلاوت بکثرت انسان کو کرتے رہنا چاہیے:

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ (البقرة: 286)

''اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔''

لیکن بحیثیت مسلمان انسان کو کوئی عمل کرنے سے پہلے اس کی شرعی حیثیت کے بارہ میں معلوم کرلینا چاہیے۔ اور اگر عمل کرلینے کے بعد اس کی ناپسندیدگی یا حرمت کے بارہ میں علم ہوجائے تو اسے فوراً ترک کردینے کا عزم مصمم کرنا چاہیے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

وسیلے کا شرک

[عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا". قَالَ: فَيُسْقَوْنَ.] (صحيح البخاري)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (بن الخطاب) کا معمول تھا کہ جب قحط سالی ہوتی تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ (بن عبدالمطلب) کی امامت میں نمازِ استسقاء پڑھتے اور یہ دعا کرتے: ''الٰہی ہم تیرے نبی کی امامت میں نماز استسقاء پڑھتے تھے، تو آپ ہمیں بارش عطا کردیا کرتے تھے۔ الٰہی! آج ہم اپنے نبی علیہ السلام کے چچا کی امامت میں نماز استسقاء ادا کررہے ہیں لہٰذا ہمیں بارش عطا کردے۔''..... راوی کہتے ہیں کہ انہیں بارش کی نعمت سے سرفراز کردیا جاتا۔ (بخاری)

دعا کی جلد قبولیت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خاندان نبوت کی پرہیزگار شخصیت سے دعا کروائی جائے۔ نیک اور بزرگ اشخاص سے دعا کروانا بالکل درست ہے، لیکن ضروری شرط یہ ہے کہ وہ اشخاص وبزرگ زندہ ہوں، ان پر طبعی موت وارد نہ ہوئی ہو۔ ان کے پاس جاکر دعا کی درخواست کی جاسکتی ہے۔

لیکن اگر وہ فوت ہوچکے ہوں، دنیا میں خواہ وہ کتنے ہی نیک وپرہیزگار کیوں نہ ہوں ان کے طفیل یا ذریعے سے دعا کرنا درست نہیں ہوگا۔ جیسا کہ آج کل اکثر لوگ جو قرآن وسنت کی تعلیمات سے ناآشنا ہیں فوت شدگان کو وسیلہ بنا کر دعا کرتے ہیں۔ اگر فوت شدگان کے وسیلے سے دعا کرنے کا ذرہ برابر بھی جواز ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بوڑھے چچا کو نماز استسقاء کی امامت کے لیے تکلیف نہ دیتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے براہِ راست رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا تھا وہ تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں سمجھتے تھے کہ فوت شدگان سے دعا کروانا درست نہیں ہے۔ اسی لیے انہوں نے بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز کے لیے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ زندہ ہیں، ان سے دعا کروائی جارہی ہے۔ جبکہ ان سے افضل ہستی ساتھ ہی روضۂ اقدس میں موجود ہے ان سے دعا کا مطالبہ نہیں کیا۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول ہوں تو صرف اور صرف اللہ کو پکاریں۔ اگر ہم سے زیادہ کوئی نیک انسان زندہ ہو اس سے دعا کا مطالبہ کریں اور وسیلے کے شرک سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

نادانی کے گناہِ صغیرہ

﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝﴾ (الأحزاب)

''تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس پر تمہیں کوئی گناہ نہیں۔ البتہ گناہ وہ ہے جس کا ارادہ تم دل سے کرو (اس پر مواخذہ ہوگا)۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔''

اللہ تعالیٰ جو انسان کے خالق ہیں وہ اس کی فطرت و عادت سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ اسی لیے اس نے انسان کے اس عمل پر جو نادانی، غفلت، لاعلمی اور عدم نیت سے ہو جائے اس پر درگزر کر دینے کا اعلان فرمایا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اعلان اس شخص کے حق میں ہے جو فی الحقیقت راہ ہدایت کا متلاشی اور حق پا لینے کے بعد بلا جھجک اس کی پیروی کرنے والا ہے۔ جبکہ وہ شخص جو فقط کجی کی تلاش میں رہتا ہے اور حق کو حیلوں بہانوں سے پس پشت ڈالتا ہے ایسے شخص کو اس کے کرتوت کا خمیازہ ضرور بھگتنا پڑے گا۔

﴿وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝﴾ (النساء)

''اور جو گناہ کرتا ہے اس کا بوجھ اسی پر ہے اور اللہ بخوبی جاننے والا اور خوب حکمت والا ہے۔''

لیکن نادانی کے گناہوں اور عدم نیت سے اٹھائی گئی قسموں پر بھی اللہ تعالیٰ اپنی معافی کی قلم پھیر دیں گے:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ﴾ (المآئدۃ)

''اللہ تم سے تمہاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کریں گے۔ لیکن جن قسموں کو تم مضبوط کر چکے ہو ان پر تم سے مواخذہ کرے گا۔''

بعض دفعہ انسان یہ سوچ کر اپنے عمل بد کو دوہراتا رہتا ہے کہ ساری زندگی اس عمل پہ کاربند رہا ہوں تو اب اس کو چھوڑنے کا کیا فائدہ!! فی الحقیقت یہ ایک وسوسہ ہے جو شیطان اس کے دل میں ڈالتا ہے تاکہ وہ اپنی ماضی کی بدعملی کو مدنظر رکھتے ہوئے عمل بد سے چھٹکارا نہ پا سکے۔ جبکہ شریعت نے ایسے چھوٹے چھوٹے برے اعمال جو عدم واقفیت کی بناء پر کیے جائیں ان پر معافی کا اعلان کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ایک دعا بھی سکھائی ہے جسکی تلاوت بکثرت انسان کو کرتے رہنا چاہیے:

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ (البقرۃ: 286)

''اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔''

لیکن بحیثیت مسلمان انسان کو کوئی عمل کرنے سے پہلے اس کی شرعی حیثیت کے بارہ میں معلوم کر لینا چاہیے۔ اور اگر عمل کر لینے کے بعد اس کی ناپسندیدگی یا حرمت کے بارہ میں علم ہو جائے تو اسے فوراً ترک کر دینے کا عزم مصمم کرنا چاہیے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

وسیلے کا شرک

[عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا". قَالَ: فَيُسْقَوْنَ.] (صحيح البخاري)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (بن الخطاب) کا معمول تھا کہ جب قحط سالی ہوتی تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ (بن عبدالمطلب) کی امامت میں نمازِ استسقاء پڑھتے اور یہ دعا کرتے: ''الٰہی ہم تیرے نبی کی امامت میں نماز استسقاء پڑھتے تھے، تو آپ ہمیں بارش عطا کر دیا کرتے تھے۔ الٰہی! آج ہم اپنے نبی علیہ السلام کے چچا کی امامت میں نماز استسقاء ادا کر رہے ہیں لہٰذا ہمیں بارش عطا کر دے۔''..... راوی کہتے ہیں کہ انہیں بارش کی نعمت سے سرفراز کر دیا جاتا۔ (بخاری)

دعا کی جلد قبولیت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خاندان نبوت کی پرہیزگار شخصیت سے دعا کروائی جائے۔ نیک اور بزرگ اشخاص سے دعا کروانا بالکل درست ہے، لیکن ضروری شرط یہ ہے کہ وہ اشخاص و بزرگ زندہ ہوں، ان پر طبعی موت وارد نہ ہوئی ہو۔ ان کے پاس جا کر دعا کی درخواست کی جا سکتی ہے۔

لیکن اگر وہ فوت ہو چکے ہوں، دنیا میں خواہ وہ کتنے ہی نیک و پرہیزگار کیوں نہ ہوں ان کے طفیل یا ذریعے سے دعا کرنا درست نہیں ہوگا۔ جیسا کہ آج کل اکثر لوگ جو قرآن وسنت کی تعلیمات سے ناآشنا ہیں فوت شدگان کو وسیلہ بنا کر دعا کرتے ہیں۔ اگر فوت شدگان کے وسیلے سے دعا کرنے کا ذرہ برابر بھی جواز ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بوڑھے چچا کو نماز استسقاء کی امامت کے لیے تکلیف نہ دیتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے براہِ راست رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا تھا وہ تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں سمجھتے تھے کہ فوت شدگان سے دعا کروانا درست نہیں ہے۔ اسی لیے انہوں نے بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز کے لیے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ زندہ ہیں، ان سے دعا کروائی جا رہی ہے۔ جبکہ ان سے افضل ہستی ساتھ ہی روضۂ اقدس میں موجود ہے ان سے دعا کا مطالبہ نہیں کیا۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول ہوں تو صرف اور صرف اللہ کو پکاریں۔ اگر ہم سے زیادہ کوئی نیک انسان زندہ ہو اس سے دعا کا مطالبہ کریں اور وسیلے کے شرک سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

توانائی بحران کا حل ..... کالا باغ ڈیم!

اس وقت وطن عزیز کو اندرونی و بیرونی محاذوں پر بہت سے سنگین مسائل اور چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک طرف دہشت گردی' تخریب کاری اور عدم استحکام کی داخلی وخارجی سازشوں نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے تو دوسری طرف قادری اور عمران خان کے دھرنوں نے ملکی معیشت کو بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے سیاسی اختلافات کو پاکستان دشمنی تک پہنچا دیا ہے۔ عمران خان کے جلسے میں شیخ رشید نے عوام کو نکلو' مرو' مار دو' جلاؤ' گھیراؤ پر اکسایا ہے۔ کیا یہ لوگ ملک میں ایسی تبدیلی لانا چاہتے ہیں؟ قوم نے تو پہلے ہی انہیں مسترد کر دیا ہے۔ عمران خان جلسوں میں وزیر اعظم میاں نواز شریف اور دوسرے لیڈروں کے بارے میں جو زبان استعمال کرتے ہیں اخلاق اس پر سر پیٹ کر رہ جاتا ہے۔ اس کا دھرنا بھی ڈانس اور موسیقی کا مظہر ہوتا ہے۔ لوگ ان سے یہ بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان کی پارٹی کی حکومت خیبر پی کے میں کونسی صحتمند تبدیلی لائی ہے اور عوام کو کیا ریلیف دیا ہے؟ عمران خان نے اب پھر 30 نومبر کو اسلام آباد میں دھرنے کا پروگرام بنایا ہے' اس کا حشر بھی ویسا ہی ہوگا جیسا پہلے ہو چکا ہے۔ ان شاء اللہ!

آج ہمارا موضوع سخن کالا باغ ڈیم ہے یہ چند سطور برسبیل تذکرہ آگئیں۔ آمر مشرف کے دور میں دیامر بھاشا ڈیم کا کئی بار افتتاح ہوا مگر کام کا آغاز نہ ہوا۔ کالا باغ ڈیم کا تو دور دور تک ذکر نہ تھا۔ ماضی قریب میں پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں توانائی کے بحران کے باوجود چھوٹا موٹا ڈیم بنانا تو بڑی بات ہے مسٹر زرداری نے بجٹ میں کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا منصوبہ ہی ترک کر کے قوم کے ساتھ سنگین مذاق کیا۔ بھارت پانی بند کر کے پہلے ہی پاکستان کو بنجر کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ کالا باغ ڈیم نہ بنانے کا فیصلہ ہر اعتبار سے نقصان دہ ہے کیونکہ کالا باغ ڈیم کی فزیبلٹی سے لے کر ترقیاتی کاموں پر اربوں روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ پیپلز پارٹی کی حکومت نے حالات کی سنگینی کا ادراک نہیں کیا تھا۔ جہاں تک صوبوں میں اتفاق رائے کا تعلق ہے تو تحفظات مل بیٹھ کر دور ہو سکتے ہیں۔ کالا باغ ڈیم کے حق میں دلائل بڑے مضبوط ہیں اسے سیاسی مسئلہ نہیں بنانا چاہیے' اسے فنی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے۔ صوبوں کے ماہرین کو یکجا بیٹھ کر اس کے نقصانات وفوائد کا تجزیہ کر کے اتفاق اور تعمیر کی صورت پیدا کرنی چاہیے۔ ہم وزیر اعظم میاں نواز شریف سے گزارش کریں گے کہ انہوں نے حالیہ سیاسی بحران میں پارلیمنٹ کی بالا دستی اور جمہوریت کے استحکام کے لیے جس طرح تمام پارلیمانی پارٹیوں سے مضبوط رابطہ پیدا کر کے قادری اور عمران خان کی سازش کو ناکام بنا دیا تھا اب بھی یہ ضرورت ہے کہ وہ تمام جماعتوں سے اسی طرح رابطہ پیدا کریں اور کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں اتفاق رائے پیدا کر کے اس کی تعمیر کا آغاز کروائیں۔ یہ آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔

پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جو اس نے دنیا کو بے حساب دے رکھی ہے۔ اگر پانی خشک ہو جائے یا وہ زمین کی زیادہ گہرائی میں چلا جائے اور خشک سالی کی صورت پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو پانی فراہم کر سکے۔ جو زندگی کی بقا اور احیاء کے لیے ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾ کہ ''ہم نے ہر شے کو پانی کے ذریعے زندگی دے رکھی ہے۔'' معلوم ہوا کہ کائنات میں ہر شے کا وجود پانی سے وابستہ ہے۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
معاشرے کے امن کی پاسبانی..... خطبہ حرم	6
کاروان علم وادب	8
مشرق وسطیٰ کی تشویشناک صورتحال	12
حریت فکر کے مجاہد	14
مردم بے زار!	17
جھوٹ کا فروغ اور اس کی شرعی ممانعت	18
ماہ صفر سے بدشگونی لینا	20
اعمال کا سنت کے مطابق ہونا لازم	21
یاد رفتگان ..... علامہ مفتی عبدالرشید مسعودؒ	22
طب وصحت	23
اخبار الجماعہ	25

ادارہ سے متعلقہ خط وکتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''السٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ زراعت کا انحصار پانی پر ہے۔ پاکستان اپنے وسیع نظامِ آبپاشی کی وجہ سے بڑا معروف ہے۔ مگر ڈیمز نہ ہونے کی وجہ سے 35 ملین ایکڑ پانی سمندر کی نذر ہو جاتا ہے جسے محفوظ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ پانی ضائع نہ ہو تو اس سے لاکھوں ایکڑ رقبہ زیر کاشت آ سکتا ہے۔ تین دریا تو پہلے ہی "گیفٹ مارشل" ایوب خان بھارت کی جھولی میں ڈال چکے ہیں۔ باقی دریاؤں پر وہ بیسیوں ڈیم بنا کر پاکستان کو ریگستان بنانا چاہتا ہے۔ ایسی صورت حال میں حکومت کے کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں کوئی مثبت قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان کے پاس صرف سندھ ہی ایک ایسا دریا ہے جو اول تا آخر پاکستان کے علاقوں سے گزرتا ہوا بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔ ماہرین کے اعداد وشمار کے مطابق کالا باغ ڈیم کی تعمیر سے ابتداءً 2400 میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی۔ بعد ازاں 3600 میگا واٹ بھی پیدا کی جا سکے گی۔ بجلی ڈیڑھ دو روپے فی یونٹ صارفین کو مہیا کی جا سکے گی۔ اس طرح یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں کہ توانائی کے بحران کا حل' کالا باغ ڈیم میں مضمر ہے اور روشن پاکستان' روشن مستقبل کی نوید ہے۔

افغان صدر کا دورہ مثبت اور خوش آئند ہے۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

تھر میں انسانی جانوں کے تحفظ میں سندھ حکومت کی غفلت قابل مذمت ہے' ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ورکن قومی اسمبلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے افغان صدر اشرف غنی کے دورہ پاکستان کو مثبت اور خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک ایک اچھے ہمسائے اور برادر ہیں' ہمارے دکھ سکھ ایک ہیں۔ تھر میں انسانی جانوں کے تحفظ میں سندھ حکومت کی غفلت قابل مذمت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گذشتہ روز مرکزی دفتر راوی روڈ میں آئے ہوئے علماء کے مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم افغان بھائیوں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہیں۔ دونوں ممالک کی قیادت دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر مشترکہ منصوبہ بندی کرے۔ دونوں ممالک کو ایک دوسرے کے خلاف کسی امن دشمن عناصر کو اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ طویل جنگ کے بعد اب دونوں ممالک کے عوام کی ترقی وخوشحالی کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔ عمران دھرنوں کی آڑ میں قانون سے بچنا چاہتے ہیں' ملک کو انتشار اور معاشی بدحالی کا شکار کرنے کا نام انقلاب یا تبدیلی نہیں۔ آئی ڈی پیز کی بحالی اور ان کی امداد کرنے میں تحریک انصاف اور کے پی کے حکومت ناکام ثابت ہوئی ہے۔ کے پی کے پولیس کا آئی ڈی پیز پر تشدد قابل مذمت ہے۔ (روزنامہ پاکستان)

جماعۃ الدعوۃ کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید کی اہلیہ کی وفات پر امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں جماعۃ الدعوۃ کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید کی اہلیہ، حافظ عبدالرحمٰن مکی کی ہمشیرہ اور طلحہ سعید کی والدہ محترمہ کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مرحومہ کی دینی وتبلیغی خدمات کو سراہا اور انکی درجات کی بلندی کی دعا کی۔ اللہ تعالی پروفیسر حافظ محمد سعید، حافظ عبدالرحمٰن مکی اور طلحہ سعید، جماعۃ الدعوہ اور انکے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث انکے خاندان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ (میڈیا سیل۔ 106 راوی روڈ۔ لاہور)

معزز قارئین کرام!

پیغام ٹی وی کی فریکوئنسی تبدیل ہو چکی ہے۔۔۔!! نئی فریکوئنسی نوٹ فرما لیجئے۔

Satellite: AsiaSat 3S 105.5 °E

Frequency: 4082

Symbol Rate: 3185

Horizontal: Polarity

پیغام ٹی وی کی نشریات کے سلسلے میں

کسی بھی قسم کی تکنیکی اور فنی معلومات کے حصول کے لیے

براہِ راست ڈائل کیجئے

+92-321-9445731 +92-321-7165256

+92 342-6000460, +92 313 6768774

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

ماں کا بیٹے کو گالیاں دینا

سوال میرا باپ فوت ہو چکا ہے اور میں اہل حدیث ہوں' میری والدہ اہل حدیث ہونے کی پاداش میں مجھے گالیاں دیتی رہتی ہے اور میرے لیے بددعائیں بھی کرتی ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں۔ ایسے حالات میں مجھے والدہ کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب والدہ کا مذکورہ رویہ ظلم ہے اور اللہ تعالیٰ نے ظلم کو حرام کیا ہے۔ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے۔ لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔'' (مسلم' البر والصلہ: ۲۵۷۷)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''ظلم' قیامت کے دن بہت سے اندھیروں اور تاریکیوں کا سبب بنے گا۔'' (مسند امام احمد: ج ۲' ص ۱۳۷)

ان احادیث کی روشنی میں ہم والدہ سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرے اور اپنی اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور ان سے تعلقات کو درست رکھے تاکہ وہ ان حقوق کو خوش اسلوبی سے ادا کریں جو ان پر عائد ہوتے ہیں۔

اس تمہیدی گفتگو کے بعد ہم بیٹے سے کہتے ہیں کہ اپنی والدہ کے رویے پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھے' نیز اس کی خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے کیونکہ والدین اگر کافر بھی ہوں تب بھی ان کا حق خدمت ساقط نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تیرے والدین تجھے میرے ساتھ شرک کرنے پر آمادہ کریں جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا مت مانو' البتہ دنیا کے معاملات میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہو۔'' (لقمان: ۱۵)

اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کی خدمت اور ان سے حسن سلوک کرتے رہنا چاہیے' اگرچہ ماں کا رویہ قطع رحمی والا ہے لیکن اولاد کو صلہ رحمی میں کسی قسم کی کمی روا نہیں رکھنا چاہیے۔ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا' یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں تو ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ انتہائی بدسلوکی سے پیش آتے ہیں میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارا طرز عمل اسی طرح ہے جس طرح تو نے بیان کیا ہے تو گویا تو ان چہروں پر گرم راکھ ڈالتا ہے اور جب تک تو اس حالت پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک معاون فرشتہ ان کے مقابلے میں تیری مدد کرتا رہے گا۔'' (صحیح مسلم' البر والصلہ: ۲۵۵۸)

اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا درج ذیل فرمان بھی پیش نظر رکھنا چاہیے: ''صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں صلہ رحمی کرے' بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کا معاملہ کیا جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔'' (بخاری' الادب: ۵۹۹۱)

ان احادیث کی روشنی میں ہم بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرتا رہے اور اس کی خدمت میں کوتاہی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کوئی بہترین صورت ضرور پیدا کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو وہ اس کے لیے مصائب و آلام سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق فراہم کرے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔'' (الطلاق: ۲' ۳)

بچے کی زیادتی کی وجہ سے اسے عاق کرنا

سوال میرا اپنے بیٹے سے کسی گھریلو معاملہ کی بنا پر اختلاف ہوا تو اس نے میرے ساتھ انتہائی بدتمیزی کی' اس نے مجھے گندی گالیاں دیں اور مجھے زدوکوب بھی کیا' میں نے اسے اپنی جائیداد سے عاق کر دیا ہے لیکن مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر بھی لگتا ہے کہ شاید میرا یہ عمل درست نہ ہو' اس سلسلہ میں میری رہنمائی کریں۔

جواب قرب قیامت کی علامات سے ہے کہ اولاد اپنے والدین کی نافرمان اور گستاخ ہو جائے گی' ہم آئے دن اس علامت کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ہمارے علم میں ہے کہ کچھ بچوں نے والد پر عدالت میں مقدمہ بھی دائر کر رکھا ہے اور وہ والدین کے انتہائی گستاخ اور نافرمان ہیں' ایسی اولاد اللہ کے ہاں اس فعل نا ہنجار کی ضرور سزا پائے گی۔ لیکن اس کے باوجود والد کو یہ حق نہیں کہ وہ اس جرم کی پاداش میں اپنی اولاد کو جائیداد سے محروم کر دے۔ شریعت نے وہ اسباب تفصیل سے بیان کیے ہیں جو جائیداد سے محرومی کا سبب بنتے ہیں مثلاً بیٹا' باپ کو قتل کر دیتا ہے یا وہ دین اسلام سے برگشتہ ہو جاتا ہے تو از خود جائیداد سے محروم ہو جاتا ہے' ان اسباب میں والد کے حق میں گستاخی کرنا یا اس کی نافرمانی کرنا' اسے گالی گلوچ دینا یا اسے زدوکوب کرنا قطعاً ایسے اسباب نہیں ہیں جن کی بناء پر اولاد کو جائیداد سے محروم کر دیا جائے' اس بنا پر کسی شرعی عذر کے بغیر اپنی اولاد کو جائیداد سے محروم نہیں کرنا چاہیے۔ کچھ لوگ محض ڈرانے

سکھانے کے لیے ایسا کرتے ہیں لیکن ایسا کرنا بھی بعض اوقات کئی ایک قباحتوں کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے۔ البتہ قانونی تحفظ کے لیے کوئی ایسی تحریر بنائی جاسکتی ہے جس کے پیش نظر بیٹے کے جرم کی بنا پر والد کو باز پرس نہ ہو لیکن جائیداد سے محروم کرنے کی سزا دینا شرعاً جائز نہیں۔ انسان کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد کو تقسیم کرنے کا طریقہ کار اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ ہے اس میں کسی کو ترمیم واضافے کا حق نہیں۔ جو حضرات قانونِ وراثت کو پامال کر کے آئے دن اخبارات میں اپنی اولاد میں سے کسی کے متعلق عاق نامہ کے اشتہارات دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے خوفناک عذاب کی وعید سنائی ہے۔ قانون وراثت بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا' اسے اللہ آگ میں ڈالے گا' جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن سزا ہے۔'' (النساء:۱۴)

اس آیت کے پیش نظر کسی باپ کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی اولاد میں سے کسی کو اپنی جائیداد سے محروم کرے' اللہ کے قانون سے اس کی بغاوت کرے۔ وراثت کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مردوں کے لیے اس مال میں سے حصہ ہے جو والدین اور رشتے داروں نے چھوڑا ہے اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں سے حصہ ہے جو ماں' باپ اور رشتے داروں نے چھوڑا ہو' خواہ مال تھوڑا ہو یا زیادہ اس میں ہر ایک کا حصہ مقرر ہے۔'' (النساء:۷)

اس آیت کے پیش نظر کسی وارث کو بلا عذر شرعی وراثت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ بہرحال بیٹے کا کردار بہت ہی قابل ملامت اور ظلم وستم پر مبنی ہے' قیامت کے دن اس کے متعلق بہت سخت باز پرس ہوگی۔

گناہ دیکھ کر خاموش رہنا

سوال میں کالج میں زیر تعلیم ہوں' بعض دفعہ میری ہم جماعت کسی دوسری لڑکی کی غیبت میں مصروف ہوتی ہیں' میں مارے شرم کے ان کو کچھ نہیں کہہ سکتی اور ان سے علیحدہ بھی نہیں ہوسکتی' جبکہ میری خواہش ہوتی ہے کہ انہیں ایسے کام سے باز رہنا چاہیے' ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب اللہ کی نافرمانی اور گناہ کا کام دیکھ کر خاموش رہنے کی بجائے معصیت اور نافرمانی کرنے والوں کو اس کے انجام بد سے آگاہ کرنا چاہیے اور انہیں سمجھانا چاہیے اگر وہ باز آجائیں تو ٹھیک' بصورت دیگر انہیں چھوڑ کر ان سے الگ ہو جانا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں کجی اور عیب جوئی کرتے ہیں تو ان سے کنارہ کش ہو جائیں تا آنکہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔'' (الانعام:۶۸)

ایک دوسری آیت میں ہے: ''جب تم کسی اہل مجلس کو دیکھو جو اللہ کی آیات کا کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہیں تو اس مجلس میں مت بیٹھو تا آنکہ وہ اس کے علاوہ دوسری باتیں نہ کرنے لگیں بصورت دیگر تم انہی جیسے ہو گے۔'' (النسا آء:۱۴۰)

آج کل اپر طبقہ' فیشن ایبل اور مغرب زدہ خواتین میں بالعموم ایسا ہی ہوتا ہے' شادی بیاہ اور سالگرہ کے موقع پر بھی اس طرح کے مناظر دیکھنے میں آتے ہیں کہ وہاں رسول اللہ ﷺ کے احکامات اور معمولات کا مذاق اڑایا جاتا ہے اگر دل میں ایمان کی رمق باقی ہو تو قرآن کریم کی موجودہ وعید سے انسان کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم میں سے جو شخص بھی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے' اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اس کی شناعت بیان کر دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اسے دل سے برا خیال کرے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔'' (ابوداود:۱۱۴۰)

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''جس قوم میں گناہ کیے جا رہے ہوں پھر وہ انہیں روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود بھی انہیں منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔'' (ابوداود:۴۳۳۸) اللہ تعالیٰ ان احکام پر عمل کی توفیق دے۔

خوبصورتی کے لیے ابرو کے بال اتارنا

سوال کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے ابرو کے ایسے بال اتار دے جو اس کی بدصورتی کا باعث ہوں؟

جواب ایسا کرنا حرام اور ناجائز ہے بلکہ کبیرہ گناہ ہے۔ اس عمل پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس امر کی صراحت کی ہے۔ (بخاری' اللباس:۵۹۳۹)

البتہ کچھ بال غیر معتاد ہوتے ہیں' ایسے بال جو جسم کے ان حصوں پر اُگ آئیں جہاں عام طور پر بال نہیں اُگتے۔ مثلاً عورتوں کی مونچھیں اُگ آئیں یا ان کے رخساروں پر بال آجائیں تو ایسے بالوں کو اتارنے میں کوئی حرج نہیں' کیونکہ یہ خلاف عادت ہیں اور چہرے کے لیے بدنمائی کا باعث ہیں۔ جہاں تک ابرو کا تعلق ہے تو ان کا باریک یا پتلا ہونا یا گھنا ہونا یہ سب کچھ امر معتاد ہے اور ایسے بالوں سے تعرض کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔ یہ ایسا عیب نہیں کہ انسان کو اس کے ازالے کی ضرورت پیش آئے' ہاں اگر بال اس قدر بڑھ جائیں جو آنکھوں میں تکلیف کا باعث ہوں تو انہیں کاٹا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم!

معاشرے کے امن کی پاسبانی

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر سعود الشریم حفظہ اللہ

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

لوگو! میں خود کو اور آپ سب کو اللہ سے ڈرنے، اس کی پختہ فصیل کو مضبوطی سے تھامنے، اس کی مستحکم رسی کے ساتھ چمٹنے اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ جڑے رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ یقیناً اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے، نئے نئے امور ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝﴾ (النور)

''اور کامیاب وہی ہیں جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔''

لوگو! یاد رکھو کہ ایسی مہذب اور خوشحال زندگی جس میں امن نہ ہو، ناقص ہے، ادھوری ہے، ناتمام ہے اور غیر مکمل ہے۔ امن سے خالی نیند، بے تابی اور بے خوابی ہے اور امن سے عاری عبادت بھی محض تشویش واضطراب ہے کیونکہ سب لوگوں کو ایک ایسے امن کی شدید ضرورت ہے جو ان کی ایمان کی بنیاد پر جنم لے۔ چنانچہ جو ایمان لے آتا ہے، امن میں آجاتا ہے اور جو امن پا جائے وہی بڑھتا پھولتا ہے۔

امن ہی وہ بنیاد ہے جس کی فراوانی کے بغیر زندگی کبھی بھی استحکام سے ہمکنار نہیں ہوسکتی۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾ (الأنعام)

''حقیقت میں تو امن انہی کے لیے ہے اور راہ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔''

یعنی ان کے لیے دنیا اور آخرت میں امن ہے۔

اے بندگانِ الٰہی! امن تمام اقوام کی ضرورت ہے، اس سے بے رغبتی وہی کر سکتا ہے جو راحت بھری زندگی سے متنفر ہو اور اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے پر راضی نہ ہو۔

اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آخر کار یہی تو وہ نعمت ہے جس کے شکریے کے لیے بندوں پر یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس نعمت کے عطا کرنے والے کی اس طرح عبادت کریں کہ وہ ان سے راضی ہو جائے۔

﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝﴾ (القریش)

''لہٰذا ان کو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔ جس نے انہیں بھوک سے بچا کر کھانے کو دیا اور خوف سے بچا کر امن عطا کیا۔''

وہ لقمہ جو آدمی خوف اور دہشت کے سائے میں پیٹ میں ڈالے، ہرگز مزا نہیں دیتا اور وہ عبادت جس کے چاروں جانب خوف پھیلا ہوا ہو، کبھی کامل اور مستحکم نہیں ہو سکتی۔ نمازِ خوف کا نام نمازِ خوف رکھے جانے اور اس کی تعداد، شروط اور سنتوں میں کمی ہونے کی وجہ یہی ہے کہ وہاں امن معدوم ہوتا ہے اور خوف پھیلا ہوا ہوتا ہے۔

وہ لقمہ جو آدمی خوف اور دہشت کے سائے میں پیٹ میں ڈالے، ہرگز مزا نہیں دیتا اور وہ عبادت جس کے چاروں جانب خوف پھیلا ہوا ہو، کبھی کامل اور مستحکم نہیں ہو سکتی۔

بلاشبہ ایمان کے بغیر امن کا کوئی تصور نہیں اور روزمرہ زندگی کی فضا کو گدلا کرنے والے عوامل سے یقینی حفاظت اور امن حاصل کیے بغیر کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔

اے بندگانِ الٰہی! امن زندگی کے بہتے دھارے کی ایک ایسی ضرورت ہے جس کے لیے نہ بولی بڑھانے کی کوئی گنجائش ہے نہ بازو سمیٹنے کی بلکہ امن ایک ایسی حد ہے جو کسی تاویل، کسی غلط فکر اور کسی تعطل کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

اللہ کے بندو! امن ایک ایسی ضرورت ہے جو پانچ بنیادی ضرورتوں کی حفاظت کیے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور یہ پانچ ضرورتیں وہ ہیں جن پر تمام دین اور ملتیں متفق ہیں یعنی دین، جان، مال، آبرو اور عقل۔

امن میں خلل ڈالنے والے آدمی کی مثال ایسے ہی ہے جیسے معاشرے کے تیز رو بحری جہاز میں شگاف ڈالنے والا کوئی شخص۔ چنانچہ جہاز والوں کی ذمہ داری ہے کہ ایسے شخص کو باہر اٹھا پھینکیں تاکہ وہ سب غرق ہونے سے بچ جائیں۔

معاشرے کے امن کے خلاف سازش، دشمنوں اور بدخواہوں ہی کی جانب سے کی جاتی ہے اگرچہ وہ اس مقصد کے لیے معاشرے ہی کے کچھ بے شعور فرزندوں اور خود فروشوں کو استعمال کرتے ہیں جن کے پاس برائے نام سمجھ ہوتی ہے۔

جو شخص معاشرے کا امن تباہ کرتا ہے وہ دوسری کسی بھی چیز سے پہلے خود اپنا امن تباہ کرتا ہے، وہ معاشرے کا امن متزلزل کرنے سے پہلے اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور اپنے بیوی بچوں کا امن متزلزل کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے یا تو فکری الحاد پھیلایا جاتا ہے جس سے دین کا خاتمہ ہوتا ہے یا خون ریزی کی جاتی ہے جس سے معصوم لوگوں کا خون بہتا ہے یا شراب اور نشہ آور اشیاء کو استعمال کیا جاتا ہے جو عقل پر اثر انداز ہوتی ہیں یا مال کو چرایا اور ناجائز طریقے سے ہضم کر لیا جاتا ہے تاکہ معاشرے کے اقتصادی حقوق مجروح ہوں یا آبرو پامال کی جاتی اور بے حیائی کو فروغ دیا جاتا ہے جس سے معاشرے کی عظمت وآبرو ختم ہو جاتی ہے۔

جو شخص ان برائیوں کو اپنا کر اپنے اہل وعیال اور

معاشرے کو تباہی کی راہ پر ڈالتا ہے، وہ دراصل خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے خواہ وہ جانبازی، بہادری اور دغابازی و چالاکی میں کتنا ہی یکتا ہو، اسے معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے برتر تدبیر کرنے والا اللہ ہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایک مجرم کو تہ تیغ کر دینا پوری قوم کو پرسکون زندگی فراہم کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرۃ)

''اے عقل وخرد رکھنے والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے، امید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو گے۔''

ہماری شریعت تاباں نے معاشرے کے امن کی حفاظت کے لیے سخت سزائیں مقرر کی ہیں کیونکہ معاشرے پر کسی ایک ہی فرد کا حق نہیں ہے، ہماری شریعت نے ان سزاؤں پر دست درازی کا ذریعہ بننے والی ہر رسی کو کاٹا ہے، خواہ اس دست درازی کی نوعیت کچھ بھی ہو خواہ ان سزاؤں پر مغربی تنقید سے گھبرا کر شرمندگی کا اظہار کیا جائے یا اعتدال پسند لوگ ان کو بے اثر اور ختم کرنے کے لیے اپنی سرگرمی دکھائیں۔

اسی لیے نبی کریم ﷺ نے امن کی ضرورت سے دستبرداری کی طرف لے جانیوالے ہر راستے کا کلی خاتمہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی قسم! اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

جو لوگ مسلمان معاشرے کے امن سے کھیلتے ہیں وہ درحقیقت اپنے ناگزیر اثاثے پر مٹی ڈالتے ہیں، نسل نو کی رگِ حیات کاٹتے ہیں اور آئندہ منصوبوں کو خاک میں ملاتے ہیں اور شعوری یا لاشعوری طور پر اپنے بدطینت دشمن کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہوتے ہیں جو ان کی بیماری کو اور بڑھاتے اور ان کے روگ میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں۔

بعض اوقات وہ لوگ ملمع سازی سے کام لیتے ہوئے ان کی نگاہوں میں اس برائی کو نیکی بنا دیتے ہیں اور پھر یہ اسے شیریں سمجھنے لگتے ہیں حالانکہ وہ کڑوی ہوتی ہے' یا نرم سمجھ لیتے ہیں حالانکہ وہ سنگلاخ ہوتی ہے' یا لذیذ خیال کرنے لگتے ہیں حالانکہ وہ خون آلود ہوتی ہے۔ جبکہ اس برائی کے بارے میں درست ترین بات یہی ہے کہ یہ اختصار اور تفصیل دونوں صورتوں میں غلط ہے۔ کیونکہ

﴿فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ﴾ (یونس)

''حق کے بعد سوائے گمراہی کے کچھ نہیں ہوتا۔''

اے بندگانِ الٰہی! کسی شے کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنا اس کے تصور پر مبنی ہوتا ہے۔ امن کی حقیقی شکل وصورت جاننے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے متعلق ہماری سوچ میں جامعیت ہو اور اس کے دائرۂ کار کو ہم عام جرائم کے خاتمے تک ہی محدود نہ سمجھ لیں۔ ہرگز نہیں! اس کا دائرۂ کار اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔

امن کی ذمہ داری صرف ایک سپاہی ہی پر عائد نہیں ہوتی بلکہ مسلمان معاشرے کے ہر فرد کو سپاہی ہونا چاہیے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''ہر شخص نگہبان ہے اور ہر کسی سے اسی کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حکمران بھی نگہبان ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ، عام آدمی بھی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کا ذمہ دار، عورت بھی اپنے خاوند کے گھر میں نگہبان ہے اور اپنی رعیت کی ذمہ دار اور خادم بھی اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق جوابدہ''
(بخاری ومسلم)

اے اللہ کے بندو! اس حدیث کی روشنی میں ہمارے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم امن کے مفہوم کی وسعت کو جانیں اور یہ بھی سمجھ لیں کہ یہ ایک مسلمان معاشرے کے تمام اہم اعضاء کے لیے عام ہے جن میں سرفہرست دینی امن ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خود کو مکمل طور پر اللہ کی بندگی میں سونپ دیا جائے، اس کی رضا کے لیے عمل کیا جائے، اس کے حکم کو مانا جائے اور اس کی نافرمانی سے دامن کش رہا جائے اور اللہ کی بندگی صرف اسی طریقے سے کی جائے جو اس نے خود مقرر کیا ہے۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (النور)

''رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔''

کسی مسلمان معاشرے میں جب بھی فتنے آتے ہیں تو مسلمانوں کے اپنے ہی گناہوں کی وجہ سے پروردگار کے ساتھ ان کے تعلق میں خلل آتا ہے کیونکہ آزمائش صرف گناہ کی وجہ سے آتی ہے اور صرف توبہ کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔

کسی مسلمان معاشرے میں جب بھی فتنے آتے ہیں تو مسلمانوں کے اپنے ہی گناہوں کی وجہ سے پروردگار کے ساتھ ان کے تعلق میں خلل آتا ہے کیونکہ آزمائش صرف گناہ کی وجہ سے آتی ہے اور صرف توبہ کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔

جب لوگوں کو امن نصیب ہو جائے تو زندگی اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ ان کے لیے راحت افزا ہو جائے گی۔ دہشت سے بھرپور سرزمین پر کوئی آباد نہیں ہوتا کیونکہ زمین کی بربادی امن کے فقدان سے ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ظاہری اور باطنی فتنوں سے بچائے یقیناً اللہ کی توفیق اور قوت کے بغیر ہمارا کوئی چارا نہیں۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے بندگانِ الٰہی! اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بھی یاد رکھو کہ امن کے وسیع تر مفہوم میں غذائی امن بھی شامل ہے۔ اسی طرح حفظانِ صحت کا میدان اور معاشرتی کفالت، رضا کارانہ کام، معاشی پیداوار اور روزگار کے مختلف مواقع پیدا کرنے کے شعبوں سے متعلقہ امن کے ضابطے اور انتشار اور اضطراب پھیلانے والی بے کاری کا خاتمہ، خاندانی اقدار اور ان میں شگاف ڈالنے والے عناصر کا مطالعہ، یہ سب وہ میدان ہیں جن پر امن کے وسیع تر مفہوم کا انطباق ضروری ہے کیونکہ میاں بیوی کے مابین قائم ہونے والا امن ہی اولاد، خاندان اور پھر ان

باقی صفحہ 22 پر

موجودین

کاروانِ علم وادب

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

مولانا محمد اسحاق بھٹی

(ولادت ۱۵ مارچ ۱۹۲۵ء)

برصغیر پاک وہند میں سوانح نگاری میں جن اہل حدیث علماء ومؤرخین نے بڑا نام پیدا کیا ان میں سرفہرست مولانا محمد اسحاق بھٹی ﷾ ہیں۔ آپ اپنے دور کے نامور مؤرخ نیز مایہ ناز مصنف اور عظیم صحافی ہیں۔ سوانح نگاری ان کا پسندیدہ موضوع ہے۔ ان کی تصانیف میں زیادہ کتابیں سوانح نگاری سے متعلق ہیں۔ آپ کا اسلوب نگارش اتنا دلچسپ ہوتا ہے کہ کتاب کا مطالعہ شروع کیا جائے تو جب تک کتاب مکمل نہ پڑھ لی جائے کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔

اخلاق وعادات کے اعتبار سے مولانا بھٹی ﷾ بہت اعلیٰ وارفع ہیں۔ بہت زیادہ ملنسار، مہمان نواز، وضعدار اور محبت کرنے والے عالی ظرف انسان ہیں۔ ان کی خوش طبعی، بذلہ سنجی اور لطیفہ گوئی ان کی شخصیت کو متاثر کرتی ہے۔

علمائے کرام میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید محمد داود غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا محمد حنیف ندوی اور مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہم اللہ اجمعین کے علم وفضل کے بہت مداح ہیں اور ان علمائے کرام سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔

مولانا بھٹی ﷾ صاف ستھرے ذہن کے مالک ہیں، وہ کسی شخص سے کینہ اور بغض نہیں رکھتے۔ ان کے تمام فقہی مسالک کے علماء سے گہرے روابط ہیں مگر اپنے مسلک اہل حدیث پر سختی سے کاربند ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ کے بارے میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے۔ مولانا بھٹی صحیح معنوں میں امیر مینائی کے اس شعر کی عملی تصویر ہیں ؎

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہم ہیں امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

حافظ صلاح الدین یوسف

(ولادت ۱۹۴۵ء)

حافظ صلاح الدین یوسف ﷾ جماعت اہل حدیث پاکستان کے نامور عالم دین، مفسر قرآن، محدث دوراں، محقق زماں اور صاحب تصانیف کثیرہ عالم دین ہیں۔ مسائل کی تحقیق وتدقیق میں ان کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ حدیث نبوی ﷺ اور متعلقات حدیث علوم پر ان کی گہری نظر ہے۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم ہے۔ فقہ المذاہب الاربعۃ پر ان کی نظر وسیع ہے۔ ان کی تصانیف سے ان کے علمی شجر، ذوق مطالعہ اور وسعت معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔ حافظ صاحب رؤیت ہلال کمیٹی اور شریعت کورٹ سے بھی وابستہ رہے ہیں۔

حافظ صاحب کا صحافت سے بھی تعلق رہا، برسوں ہفت روزہ الاعتصام لاہور کے مدیر اعلیٰ رہے۔ ان کے دور کے الاعتصام کے اداریے حالات حاضرہ کی بہترین عکاسی کرتے ہیں۔ حافظ صلاح الدین یوسف کا عظیم علمی کارنامہ تفسیر ''احسن البیان'' ہے۔ جس میں ترجمہ قرآن مجید خطیب الہند مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی (م ۱۹۴۱ء) کا لگایا گیا ہے۔ اب حافظ صاحب نے قرآن مجید کا خود بھی ترجمہ کیا ہے جو دارالسلام ریاض ولاہور نے شائع کر دیا ہے۔ کتب احادیث میں سنن ابن ماجہ، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کے تراجم پر ان کی تحقیق ونظر ثانی حدیث بینوں میں ان کے تبحر علمی کا بین ثبوت ہے۔

اخلاق وعادات کے لحاظ سے حافظ صاحب بڑے خوش اخلاق اور ملنسار ہیں اور بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھے۔

میاں محمد جمیل ایم اے

(ولادت مئی ۱۹۴۷ء)

دور حاضر کے وہ علمائے کرام جو اپنی خطابت کی وجہ سے عوام وخواص میں مشہور ومعروف ہیں، ان میں اہل حدیث جماعت کے نامور عالم دین میاں محمد جمیل صاحب ﷾ بھی شامل ہیں۔ میاں صاحب ﷾ مطالعہ کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ علوم اسلامیہ پر ان کی نظر وسیع ہے۔ ملکی سیاست سے ان کو خاص دلچسپی نہیں لیکن وہ اس سے پوری طرح باخبر ہیں۔ برصغیر پاک وہند کی تمام مذہبی وادبی، قومی وملی اور سیاسی تحریکات سے پوری طرح واقف ہیں اور تحریک کے قیام اور اس کے پس منظر سے آگاہ ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ۸ سال تک ناظم اعلیٰ رہے۔ آج کل ابوہریرہ شرعیہ کالج کے پرنسپل ہیں۔ تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ ان کی تصانیف میں ''تفسیر فہم القرآن'' (۶ جلد) اور ''فہم الحدیث'' (۲ جلد) بہت معروف ومقبول عام تصانیف ہیں اور اب تک ان دونوں کتابوں کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ میاں صاحب جماعت سے بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ''پیغام توحید'' کے نام سے ایک ماہوار رسالہ جاری کیے ہوئے اور اس رسالہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید پھیلانے میں سرگرم عمل ہیں۔

اخلاق وعادات کے اعتبار سے میاں محمد جمیل ﷾ مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک ہیں۔ بہت زیادہ ملنسار، حلیم الطبع، زہد وورع کے پیکر اور محبت کرنے والے عالم دین ہیں۔ دین اسلام اور کتاب وسنت کی اشاعت کے سلسلہ میں ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے۔

مولانا ارشاد الحق اثری

(ولادت ۱۹۴۸ء)

مولانا ارشاد الحق اثری ﷾ جماعت اہل حدیث پاکستان کے معروف عالم دین ہیں، تمام علوم عالیہ وآلیہ پر ان کی نظر وسیع ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، اسماء الرجال پر ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔ دینی مسائل کی تحقیق وتدقیق پر ان کی نظر گہری ہے۔ ان کی تمام تصانیف وتالیفات ان کے ذوق تحقیق ومطالعہ، وسعت معلومات اور علمی تبحر کا آئینہ دار ہیں۔ اس لیے اہل حدیث جماعت میں ان کو ''محقق اہل حدیث'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ سے انہیں خاص شغف ہے۔ حدیث کی مشہور کتاب ''مسند ابی یعلیٰ'' جو ۷۵۰۰ احادیث پر مشتمل ہے مولانا اثری ﷾

نے اس کی تخریج کی ہے اور یہ کتاب ۱۹۸۸ء میں ۶ جلدوں میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کی تخریج کے علاوہ مولانا اثری حفظہ اللہ نے کئی اور کتب حدیث کی تخریج وتحقیق اور تعلیق کی ہے۔

مولانا اثری حفظہ اللہ کا ایک دوسرا علمی وعظیم کارنامہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کی مشہور ومعروف کتاب ''ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء'' جو فارسی زبان میں ہے اس کی تخریج وتحقیق کی ہے۔ (یہ کتاب غیر مطبوع ہے۔) اردو میں بھی مولانا اثری حفظہ اللہ کی کئی کتابیں ہیں جن میں ان کی کتاب ''توضیح الکلام فی وجوب القراءۃ خلف الامام'' (۲ جلد) ہے۔ یہ کتاب مشہور دیوبندی عالم مولانا محمد سرفراز صاحب صفدر مرحوم سابق شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی ''احسن الکلام'' کا جواب ہے۔

توضیح الکلام کے جواب میں مولانا سرفراز مرحوم کے ایک شاگرد نے ''توضیح الکلام پر ایک نظر'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی' مولانا اثری حفظہ اللہ نے اس کا جواب ''تنقیح الکلام'' کے نام سے دیا ہے۔

مولانا اثری آج کل تفسیر قرآن پر کام کر رہے ہیں' دو سورتوں ''سورۃ ق'' اور ''سورۃ فاطر'' کی تفسیر کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔ ''سورۃ یسین'' کی تفسیر زیر طبع ہے اور سورہ صافات کی تفسیر ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں قسط وار شائع ہو رہی ہے۔

اخلاق وعادات کے اعتبار سے مولانا اثری حفظہ اللہ بہت اعلیٰ وارفع ہیں۔ زہد وورع' تقویٰ وطہارت' عدالت وثقاہت اور حفظ وضبط کے لحاظ سے بڑے شریف النفس' حلیم الطبع' مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک' خوش اخلاق' ملنسار' مہمان نواز اور محبت کرنے والے عالم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے اور انہیں کتاب وسنت کی زیادہ خدمت کرنے کا موقع فراہم کرے۔

حافظ عبدالوہاب روپڑی
(ولادت ۱۹۶۰ء)

حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ' روپڑی خاندان کے سرپرست ہیں۔ آپ کے دادا مولوی عبدالواحد حضرت العلامہ حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ حافظ عبدالوہاب روپڑی نے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ اس کے بعد آپ کو جامعہ ام القریٰ مکہ معظمہ میں داخلہ مل گیا اور وہاں نصاب مکمل کر کے واپس پاکستان تشریف لائے اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی۔

فراغت تعلیم کے بعد درس وتدریس کا مشغلہ اختیار کیا۔ دو سال تک جامعہ اسلامیہ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں تدریس فرمائی' اس کے بعد جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور میں تشریف لے آئے اور اب تک وہاں اعلیٰ کلاسوں کو حدیث اور دوسرے علوم پڑھاتے ہیں۔ جماعت اہل حدیث پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات کا عہدہ بھی ان کے پاس ہے اور جماعت اہل حدیث پاکستان کے آرگن ہفت روزہ ''تنظیم اہل حدیث'' کے مدیر انتظامی امور بھی ہیں۔

حافظ عبدالوہاب روپڑی درس وتدریس میں بھی ایک منفرد مقام کے حامل ہیں اور ساتھ ہی تقریر وخطابت میں بھی ان کا ایک خاص مقام ہے۔ حالات حاضرہ پر بڑے عمدہ انداز میں تبصرہ فرماتے ہیں۔

تفسیر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی کا پسندیدہ موضوع ہے۔ ''توضیح القرآن'' کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر لکھ رہے ہیں اور سورہ الانفال تک تفسیر مکمل کر چکے ہیں۔ ''سورۃ المائدۃ'' کی تفسیر علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ کے تین چار رسائل بھی شائع ہو چکے ہیں جن میں ''سانحہ ابواء اور مدفن ام رسول ﷺ'' اور رسالہ ''رفع الیدین'' مشہور ہیں۔

حافظ عبدالوہاب روپڑی اخلاق وعادات کے اعتبار سے جامع الکمالات ہیں' بہت زیادہ ملنسار' تقویٰ وطہارت کے پیکر' خوش اخلاق اور بہت بڑے مہمان نواز ہیں۔

حافظ عبدالستار حامد وزیرآبادی
(ولادت ۱۹۶۰ء)

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد مولانا ظفر علی خاں ڈگری کالج وزیرآباد میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔ آپ صحیح معنوں میں سیلف میڈ (self made) عالم دین ہیں۔ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وفاق المدارس کا امتحان فاضل عربی کا امتحان اور بعد ازاں بی اے اور ایم اے کے امتحانات اعلیٰ امتیازی نمبروں میں پاس کیے۔

فراغت تعلیم کے بعد کچھ مدت جامعہ الاثریہ جہلم میں تدریس فرمائی' پھر مستقل طور پر وزیرآباد (ضلع گوجرانوالہ) تشریف لے آئے اور محلہ کٹڑہ مائی وزیرآباد میں خطابت کے فرائض انجام دینے لگے اور ساتھ ہی ایک دینی درسگاہ بنام ''جامعہ توحیدیہ'' کی بنیاد رکھی جو آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہے۔

حافظ عبدالستار حامد کا جماعتی لحاظ سے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سے تعلق ہے۔ پہلے تحصیل وزیرآباد کی جمعیت کے ناظم اعلیٰ اور امیر رہے پھر ضلع گوجرانوالہ کی جمعیت کے ناظم اور بعد میں امیر رہے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ بھی رہے۔ آج کل آپ صوبہ پنجاب کے امیر ہیں۔

حافظ عبدالستار حامد صاحب امیر محترم جناب علامہ پروفیسر سینیٹر ساجد میر صاحب حفظہ اللہ کے ''دست راست اور مشیر خاص'' ہیں اور مرکزی جمعیت کے ارکان میں ان کو خاص مقام حاصل ہے۔

حافظ صاحب تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ تفسیر قرآن ان کا خاص موضوع ہے اب تک تقریباً اا سورتوں کی تفسیر بطور خطبات شائع کر چکے ہیں۔

خطبات سیرت مصطفیٰ ﷺ ان کی علیحدہ تصنیف ہے جو اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی جامع' عمدہ' نفیس کتاب ہے۔ یہ کتاب حافظ عبدالستار حامد کے علمی تبحر' وسیع مطالعہ اور وسعت معلومات کا بین ثبوت ہے۔

اخلاص وعادات میں حافظ عبدالستار حامد جامع الکمالات' تقریر وخطابت میں بے مثال اور مہمان نوازی میں اعلیٰ وارفع اور بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھے۔

حافظ فاروق الرحمن یزدانی
(ولادت ۱۹۶۹ء)

حافظ فاروق الرحمن یزدانی کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ جماعت اہل حدیث پاکستان کی مشہور دینی درسگاہ الجامعہ السلفیہ فیصل آباد میں حدیث کے استاد ہیں اور ساتھ ہی جامعہ کے آرگن ''ماہنامہ ترجمان

الحدیث'' کے مدیر معاون بھی ہیں' تحریر اور تقریر میں بھی انہیں خاص ملکہ حاصل ہے اور بہت اچھے خطیب ہیں۔

تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں' ان کی تصانیف میں ''احناف کا رسول ﷺ سے اختلاف'' اور ''جواہر ہدایت'' مقبول ومعروف کتابیں ہیں۔

بقول مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کہ ''حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی سعید الفطرت عالم دین ہیں اور اپنے مسلک کے سلسلے میں نہایت غیور' ان کی تصانیف قارئین کے نزدیک ''جارحانہ'' نوعیت کی ہیں لیکن حنفی مصنفین کی جن کتابوں کے جواب میں یہ کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں اہل حدیث مسلک پر زبان واسلوب کے لحاظ سے نہایت سخت حملے کئے گئے ہیں۔ میرے نزدیک ان کے مقابلے میں حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی کا انداز تحریر بہت نرم ہے۔ انہوں نے سختی کا جواب سختی سے نہیں بلکہ نرمی سے دیا ہے۔'' (دبستان حدیث: ص ۶۵۱' ۶۵۲)

حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی اخلاق وعادات کے اعتبار سے بڑے شریف النفس' حلیم الطبع' نیک سیرت اور درویش منش عالم دین ہیں۔ ساتھ ہی بڑے حساس' ذہین وفطین' شگفتہ مزاج' نکتہ سنج' بذلہ سنج اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک ہیں۔ زہد وورع کے پیکر اور بہت زیادہ ملنسار' خوش مذاق اور مہمان نوازی میں بے مثال ہیں۔ راقم جب بھی فیصل آباد جاتا ہے حافظ صاحب کا مہمان ہوتا ہے۔ جتنے دن بھی قیام ہو بہت زیادہ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے اس میں مبالغہ آرائی نہیں کہ حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی بہت زیادہ شریف' مخلص' اور محبت کرنے والے عالم دین اور میرے بہت زیادہ اچھے دوست ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور علم میں برکت فرمائے۔

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

(ولادت ۱۹۶۷ء)

جماعت اہل حدیث میں سوانح نگاری میں سرفہرست مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ ہیں اور ان کے بعد دوسرے نمبر پر مولانا محمد رمضان یوسف سلفی حفظہ اللہ ہیں۔ سلفی صاحب کا تعلق جماعت غرباء اہل حدیث کراچی سے ہے اور جماعت غرباء اہل حدیث کے آرگن پندرہ روزہ صحیفہ اہل حدیث کراچی کی مجلس ادارت کے رکن ہیں۔ سلفی صاحب تصنیف وتالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں' پاکستان میں جماعت اہل حدیث کا شاید ہی کوئی رسالہ ہو جس میں ان کا مضمون شائع نہ ہوتا ہو۔ شخصیات پر ان کی مندرجہ ذیل تصانیف ہیں۔

(۱) چار اللہ کے ولی (۲) مولانا عبدالوہاب حیدری دہلوی اور ان کا خاندان (۳) مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ (۴) فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری (۵) مولانا محمد ادریس ہاشمی (۶) منشی رام عبدالواحد کیسے بنا؟

اخلاق وعادات کے اعتبار سے مولانا محمد رمضان یوسف سلفی بڑے شگفتہ مزاج ہیں' بڑی محبت سے پیش آنے والے میرے مخلص دوستوں میں سے ہیں۔ جب بھی فیصل آباد جانا ہوتا ہے ان سے ملاقات ہوتی ہے۔ بڑی محبت سے ملتے ہیں۔ علمائے اہل حدیث کے ہاں ان کی بڑی قدر ومنزلت ہے۔ بقول مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کتابوں پر تبصرہ کرنے میں ان کا پیرایہ اظہار عام تبصرہ نگاروں کے مقابلہ میں منفرد حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ مولانا سلفی بہت خوبیوں کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خوش وخرم رکھے۔

مولانا افتخار احمد الازہری

مولانا تاج الدین افتخار احمد الازہری حفظہ اللہ اہل حدیث کے نامور عالم دین' خطیب وواعظ' تحقیق وتدقیق میں ید طولیٰ رکھنے والے' جامعہ بحر العلوم السلفیہ میر پور خاص کے شیخ الحدیث' حدیث نبوی ﷺ اور متعلقہ علوم حدیث پر گہری نظر رکھنے والے عالم دین ہیں۔ صحافت سے بھی ان کا خاص تعلق ہے۔ جامعہ بحر العلوم سلفیہ کے آرگن ''سہ ماہی بحر العلوم السلفیہ'' کے کئی خاص نمبر (زکوٰۃ نمبر' حج نمبر' نماز نمبر) شائع کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کا عظیم علمی کارنامہ اہل حدیث کے جلیل القدر علماء راسخین اور راشدین خاندان سندھ کے نامور علماء مولانا سید محب اللہ شاہ راشدی اور مولانا سید بقاء الدین شاہ راشدی عرف پیر صاحب جھنڈا رحمہم اللہ کے حالات زندگی اور دونوں برادران کے علمی اور ان کی دینی خدمات کے دو ضخیم نمبر شائع کرنا مولانا افتخار احمد الازہری کی بہت بڑی علمی خدمت ہے۔ ان دو خاص اشاعتوں کے علاوہ مولانا الازہری کا ایک اور علمی کارنامہ مقالات راشدیہ کی اشاعت ہے جس کی ۸ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور دو جلدیں باقی ہیں۔ جو ان شاء اللہ اس سال کے آخر تک شائع ہو جائیں گی۔

اخلاق وعادات کے اعتبار سے مولانا افتخار احمد الازہری بہت ملنسار' خوش اخلاق' زہد وورع کے پیکر' بڑے حلیم الطبع اور محبت کرنے والے عالم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے۔

مولانا بشیر انصاری ایم اے

پاکستان کی دینی صحافت میں جن حضرات نے بڑی صاف ستھری صحافت کی ہے ان میں مولانا بشیر انصاری حفظہ اللہ بھی شامل ہیں۔ محترم انصاری صاحب ۱۹۶۹ء میں میدان صحافت میں داخل ہوئے۔ آپ جن رسائل وجرائد کے مدیر یا مدیر معاون یا مجلس ادارت کے رکن رہے ہیں ان میں ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور' ہفت روزہ ''الیوم'' لاہور' ہفت روزہ ''الاسلام'' لاہور' ماہنامہ ''الضحیٰ'' گوجرانوالہ' ماہنامہ ''جنت الماویٰ'' گوجرانوالہ سے صحافتی تعلق رہا۔ آج کل آپ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے آرگن ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ محترم انصاری صاحب کی صحافت بڑی پاکیزہ ہے' بڑے مثبت اور عمدہ انداز میں ملکی سیاست پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ان کی صحافت حشو وزوائد سے پاک ہے' ان کی صحافتی زندگی کی مدت ۴۰ سال کے قریب ہے۔

مولانا بشیر انصاری حفظہ اللہ ایک بلند پایہ صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ درج ذیل کتابیں ان کی بہترین علمی کاوش ہیں:

① تحریک اہل حدیث' افکار وخدمات
② نجات کا راستہ
③ حج وعمرہ (انگریزی)
④ مشاہیر کے خطوط بنام بشیر انصاری
یہ چاروں کتابیں مطبوع ہیں
⑤ مشاہیر کے خطوط بنام بشیر انصاری (جلد دوم)
⑥ پاکستان میں اہل حدیث کی صحافت
یہ دونوں کتابیں زیر طبع ہیں

اخلاق وعادات کے اعتبار سے محترم مولانا بشیر انصاری جامع الکمالات ہیں۔ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان

پوری طرح رقمطراز ہیں کہ

''انصاری صاحب کی زندگی میں اخلاص ومحبت اور رواداری بہت نمایاں ہے۔ وہ اصولوں کے بہت پابند ہیں' وہ اپنے دوستوں پر جان چھڑکنے والی شخصیت ہیں۔ وہ ان کے حقوق اور اپنی ذمہ داریوں کو کبھی نہیں بھولتے۔ وہ اپنے بزرگوں کا ادب واحترام' اپنے دوستوں سے محبت اور خردوں سے شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ وہ کبھی کسی کے منصب اور مرتبے کے اخلاقی' دینی' سماجی' معاشرتی تقاضے کو فراموش نہیں کرتے۔'' (مشاہیر کے خطوط ۱/۱۹)

ڈاکٹر ابوسلمان صاحب مزید فرماتے ہیں کہ

''الحمد للہ! انصاری صاحب مسلمان ہیں اور ایمان کی دولت اخلاق وسیرت کے خصائص سے آراستہ وپیراستہ ہیں' ان کے فخر کے لیے ان کا مسلمان اور وہ بھی ''اہل حدیث'' ہونا ہی کافی ہے۔ اس کے بعد کسی اور شہادت کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔'' (ایضاً ۱/۲۰)

ممتاز مقابلہ نگار پروفیسر عبدالعظیم جانباز مرے کالج سیالکوٹ اپنے ایک مضمون میں کہتے ہیں کہ

''جناب بشیر انصاری کا ایک بڑا امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ بہ یک وقت دینی اور دنیوی تعلیم سے آراستہ ہیں۔ ان کے اسلوب میں روانی اور دلکشی نظر آتی ہے۔ موصوف کے اندر غیر متزلزل عزم' بلا کی استقامت اور استقلال پایا جاتا ہے۔ وہ نتائج سے زیادہ اپنے نظریہ کی صداقت اور جد وجہد کے صحیح ہونے پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ ان کے اداریے اور مضامین نہایت مدلل' جامع اور فکر انگیز ہوتے ہیں جو مردہ دلوں کو گرما دیتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں خطیبانہ' حکیمانہ اور داعیانہ رنگ نظر آتا ہے جن کے مطالعہ سے ہماری زندگیوں کا رخ بدل سکتا ہے۔ ان کے لہجے میں وقار' عظمت اور متانت جھلکتی ہے۔ مولانا کی تقریباً تمام تحریریں جرأت ایمانی اور غیرت دینی سے لبریز ہیں۔ انصاری صاحب ایک متوازن طبیعت اور شخصیت کے مالک ہیں۔ چونکہ دینی اور ایمانی رشتہ باقی تمام رشتوں سے بلند وبالا ہوتا ہے اس نسبت سے ان کی ملاقات جب بھی اکابرین اور علماء کرام سے ہوتی ہے تو وہ منظر بڑا دیدنی ہوتا ہے۔''

بقیہ تحریت فکر کے مجاہد

سے آگاہی ہوئی تو وہ مستقبل کے بارے میں ایک حتمی لائحہ عمل تیار کر چکے تھے۔

ان کے سامنے سب سے پہلا مرحلہ یہ تھا کہ وہ زہد وتقویٰ' صدق واخلاص اور قربانی وایثار کے ایسے پیکر تیار کریں جن کا نصب العین ایک ایسی اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈالنا ہو جو برصغیر میں زوال پذیر امت مسلمہ کا مرکز قوت بن سکے اور اس قوت کے بل بوتے پر برصغیر کے مسلمانوں کو بالترتیب سکھوں اور پھر انگریزوں کی استعماریت وسامراجیت سے بچانے کی جد وجہد کا آغاز کیا جا سکے۔ ان کے ذہن میں تھا کہ سندھ' بہاولپور اور بلوچستان کے آزاد فرمانروا اسی نیک مقصد میں ان کے ساتھ تعاون کریں گے اور افغانستان وسرحد کے غیور مسلمان اس عسکری قوت کو ناقابل شکست لشکر اسلامی میں تبدیل کریں گے۔

سید احمدؒ بیعت کر کے بریلی واپس لوٹے اور دو برس کے قریب وہیں مقیم رہے' اسی دوران زیادہ وقت انہوں نے اپنے مشن اور اس کی کامیابی کے طریقوں پر غور وفکر میں صرف کیا۔ ۱۸۰۹ء میں وہ دوبارہ دہلی تشریف لے گئے جہاں شاہ عبدالعزیزؒ اور بھتیجے شاہ اسماعیلؒ نے ان سے بیعت کی۔ یہ دونوں حضرات بڑے پائے کے علماء تھے۔ ان تینوں صاحب السیف وقلم نے باہم مل کر ایسی تحریک کی بنا رکھی جو اگر کامیاب ہو جاتی تو آج مسلمان بہو بیٹیاں کشمیر کی جنت نظیر وادی میں ہندوؤں کے ہاتھوں برباد نہ ہو رہی ہوتیں۔ مسلم نوجوان اس قدر بیدردی سے شہید نہ کیے جا رہے ہوتے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے بدمعاشوں اور شیوسینا کے غنڈوں کی ہمت نہ ہوتی کہ ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کو ہندومت میں جذب ہونے کی دھمکی دیتے' ان کی تہذیب وثقافت کے آثار کو مٹا ڈالنے کی مہمیں چلاتے اور فسادات کی آڑ میں مسلمانوں کی دکانوں' مکانوں اور جائیدادوں کو نذر آتش کرتے۔ کسی ہندو میں یہ ہمت نہ ہوتی کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلتا اور لال قلعہ دہلی پہ لہراتا ہوا چکرورتی کا ہندو جھنڈا برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی غیرت وحمیت کا منہ نہ چڑا رہا ہوتا۔

قیام دہلی کے دوران سید احمدؒ نے شاہ عبدالعزیزؒ سے اجازت طلب کی اور بظاہر ایک تبلیغی دورے پر نکل کھڑے ہوئے' وہ گنگا وجمنا کے مابین دوآبہ کے علاقے سہارنپور' شاہجہاں پور' پھلیت' رام پور اور دیگر مقامات پر خوابیدہ مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کرتے رہے۔ ان کی تقاریر اس قدر مؤثر ہوتیں کہ جو سنتا آپؒ کا ہمسفر بننے پر راضی ہو جاتا۔ آپ کے تبلیغی سفر بظاہر پیروں کے مروجہ سفروں کی مانند تھے لیکن درحقیقت بیعت کرنے والوں کے سینے دعوت وجہاد کی آگ سے روشن ہو جاتے۔ ایسے ہی ایک سفر کے دوران پٹنہ کے ایک ایسے مرد جلیل آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے جو بالاکوٹ کے سانحے کے بعد تحریک مجاہدین پر ایسے انمٹ نقوش چھوڑ گئے جنہیں سنہری حروف سے لکھا جاتا رہے گا۔ یہ عظیم آباد پٹنہ کے وہ مرد مجاہد تھے جنہوں نے بے مثل تبلیغی جوش سے اس تحریک کو بنگال' بہار اور دکن تک پھیلا دیا۔ ان کے متعلق ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے اپنی کتاب ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' میں تحریر کیا کہ

''جنوبی ہند میں انہوں نے جوش وخروش کی وہ آندھی چلائی کہ عورتوں نے اپنے ہیرے جواہرات تک بیت المال میں دے دیے۔ شمال مغربی صوبوں سے انہوں نے رنگروٹوں کی کمپنیوں کی کمپنیاں مجاہدین کے کیمپ کی طرف روانہ کیں اور ہر جگہ پر انہوں نے مسلمان آبادی کے جوش کو انتہا تک پہنچا دیا۔''

❀❀❀❀❀

دعائے صحت کی اپیل

جناب عبدالرحمٰن عظیم مغل صاحب سیکرٹری مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ کے بھائی جناب محترم عبدالواحد مغل صاحب وحید انجینئرنگ انڈسٹری والے سخت علیل ہیں احباب جماعت اور قارئین کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

منجانب: (مولانا) محمد نعیم بٹ

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

مشرق وسطیٰ کی تشویشناک صورتحال

تحریر: جناب ابوطالب محی الدین

اکیسوی صدی کا آغاز نہایت کربناک ہے کہ جس میں دہشت گردی، تخریب کاری، قتل وغارت اور قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع معمول بن گیا ہے۔ پوری دنیا اس کی لپیٹ میں ہے۔ جنہیں امن کے لیے کوئی کردار ادا کرنا چاہیے تھا وہ خود دہشت کی علامت بن گئے۔ اور تشدد کے ذریعے اپنی طاقت کو منوانے اور سپر پاور کا خطاب حاصل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ وہ بے قصور اور معصوم انسانوں کا قتل عام کرتے ہیں۔ ہر طلوع ہونے والے سورج کے ساتھ نئی سازش جنم لیتی ہے۔ انسانوں کا شکار کرنے کے لیے دہشت گرد اپنی کمین گاہوں سے نکلتے ہیں۔ اس سارے المیے کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ یہ ساری مشق اسلامی دنیا میں ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کے وسائل سے مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے اور بنیادی کردار بھی خود مسلمان ادا کر رہے ہیں۔ مسلمان حکمران اغیار کے ہاتھوں کٹھ پتلیوں کی طرح کھیل رہے ہیں۔ لاکھوں بے گناہ نوجوان بچے، بوڑھے اور خواتین اب تک لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ یہ قتل وغارت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ آگ اور خون کے اس کھیل کو ختم کرنے کی بجائے اس کو ایندھن فراہم کیا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ دراز ہوتا نظر آتا ہے جبکہ امن نایاب ہے۔

مشرق وسطیٰ کی لحہ بہ لحہ بدلتی تشویشناک صورتحال سے کون آگاہ نہیں۔ عراق، شام اور یمن اس وقت جن حالات سے دوچار ہیں ایک دردل رکھنے والا مسلمان بے حد پریشان ہے۔ تباہی، بربادی کی ایسی داستان رقم ہو رہی ہے کہ شاید صدیوں میں بھی اس کا ازالہ نہ ہو سکے۔ اسلامی تہذیب وثقافت جو صدیوں میں بنی تھی، لمحوں میں اسے مٹی میں ملا دیا گیا۔

اس سارے منظر سے عالمی سیاسی پنڈت لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اسلحہ کے بیوپاری شاداں وفرحاں ہیں کہ ان کی صنعتیں ترقی کر رہی ہیں اور جدید اسلحہ کے تجربات ومشاہدات کے نادر مواقع ملے ہیں۔

عراق جو کبھی اسلامی تہذیب وثقافت کا گہوارہ تھا۔ بغداد علم وحکمت کا مرکز، علوم وفنون کا قدردان اور علماء وفضلاء کا پسندیدہ شہر کہلاتا تھا، آج خوف ودہشت کی علامت بنا ہوا ہے۔ ہر طرف ہو کا عالم ہے۔ اجڑے دیار، ویران جامعات، خانہ برباد لائبریریاں کہ جہاں نادر علمی خزانے لوٹ لیے گئے۔ وہ بغداد کہ جہاں تشنگان علوم اپنی علمی پیاس بجھانے آتے تھے۔ جہاں صاحب علم وفضل کے لاتعداد قدردان موجود ہوتے تھے۔

آج عراق فرقہ واریت کی آگ میں جل رہا ہے۔ شیعہ سنی فساد عروج پر ہے۔ دونوں فریق ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ بے گناہ شہری بے دریغ قتل ہو رہے ہیں۔ سب سے زیادہ ظلم سنیوں پر ہوا۔ صدام کی حکومت رخصت ہوتے ہی سنیوں پر ظلم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ایک آفت برپا کی گئی۔ چن چن کر سنی علماء اور زعماء کو قتل کیا گیا۔ انہیں نقل مکانی پر مجبور کیا گیا۔ گھر سے بے گھر ہوئے۔ چونکہ عراق میں شیعہ حکومت ہے جس کی پشت پناہی ایران کر رہا ہے لہٰذا سنیوں کے قتل عام پر کوئی آواز موثر ثابت نہ ہوئی۔ ظالم نوری المالکی امن قائم کرنے میں ناکام ہوئے تو عالمی سطح پر یہ تسلیم کیا گیا کہ ان کی حکومت سنیوں سے انصاف نہ کر سکی جس کی وجہ سے اسے اقتدار سے الگ کر دیا گیا۔

بی بی سی کی ایک حالیہ رپورٹ میں یہ تسلیم کیا گیا کہ انتقامی کاروائی میں سینکڑوں سنی ہلاک ہوئے۔ انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا کہ شیعہ ملیشیا نے عراق میں حالیہ مہینوں کے دوران سینکڑوں سنی شہریوں کو اغوا کے بعد قتل کیا ہے۔ ایمنسٹی کا کہنا ہے کہ شیعہ ملیشیا کو عراقی حکومت نے مسلح کیا اور انہیں حکومت کی حمایت حاصل ہے۔ وہ سزا کے خوف کے بغیر آزادی سے کاروائیاں کرتے رہے ہیں۔ حالیہ وزیراعظم حیدر العبادی نے حالیہ زیادتیوں کو تسلیم بھی کیا ہے کہ عراقی سنی عوام کی جانب سے جائز شکایتوں کا ازالہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لیکن حکومت سنیوں کو تحفظ دینے میں ناکام ہوئی ہے اور سنیوں پر زیادتی بدستور ہو رہی ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ سمارا اور کرکوک میں مسلک کی بنیاد پر حملے ہوئے ہیں۔ جبکہ سمارا اکثریتی سنی شہر ہے جو کہ بغداد سے شمال کی طرف واقع ہے۔ حاصل شدہ معلومات کے مطابق 170 سنیوں کو اغوا کیا گیا اور اغوا کا مطلب بے دردی سے قتل ہے۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ عراق نجف میں موجود شیعہ عالم سیستانی نے اپنے پیروکاروں کو سنیوں کے قتل عام کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد مختلف شیعہ تنظیمیں وجود میں آئیں جن میں الصائب، اہل حق، بدر بریگیڈیئر، مہدی آرمی، کتائب حزب اللہ خاص طور پر شامل ہیں۔ یہ تنظیمیں ہزاروں رضاکاروں کو بھرتی کر چکی ہے، انہیں جدید اسلحہ سے مسلح کر دیا گیا ہے۔ ان کی پرتشدد کاروائیوں پر حکومت نہ صرف خاموش ہے بلکہ انہیں مکمل تعاون فراہم کرتی ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق ایرانی ماہرین انہیں عسکری تربیت دینے کے لیے عراق میں موجود ہیں۔ کس قدر دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ایران مصالحانہ کردار ادا کرنے کی بجائے خود ایک فریق بن گیا ہے اور سنیوں کے قتل عام اور نسل کشی میں براہ راست شریک ہے۔

مشرق وسطیٰ کے ایک اہم ملک شام میں گذشتہ دو سال سے خانہ جنگی ہے۔ جس میں اب تک ایک محتاط اندازے کے مطابق ڈیڑھ لاکھ کے قریب انسان موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔ اگرچہ مجرم اعظم بشار الاسد ہے جو انسان کے لبادے میں ایک خوفناک درندہ ہے۔ جس نے اپنی سپاہ کو قتل وغارت اور لوٹ مار کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ اور گمراہ نصیری فرقے سے تعلق رکھنے والے بھیڑیوں نے ظلم وستم کی ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ تشدد اور قتل وغارت کے نئے طریقے ایجاد کیے ہیں۔ حتیٰ کہ بشار الاسد کو خدا تسلیم نہ کرنے کی پاداش میں زندہ درگور کیا گیا۔ اس سفاکی کی ویڈیو شوشل میڈیا میں موجود ہیں جسے کوئی صاحب دل دیکھ نہیں سکتا؟

اس پر مستزاد یہ کہ اس درندگی میں ایران پیش پیش

ہے۔ اس کی بری اور فضائی فوج پوری طرح ملوث ہے۔ جو بشار الاسد کی حکومت کو بچانے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ سنی اکثریتی علاقوں پر مسلسل فضائی حملے کیے گئے جس سے ہزاروں لوگ شہید ہوئے اور املاک کو ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ شہروں کے شہر صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے اور آج بارہ لاکھ سے زائد شامی سنی مسلمان ملک چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ جو اردن، لبنان اور ترکی کے مہاجر کیمپوں میں کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایران آخری حد تک بضد ہے اور اس سارے کھیل میں مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کے عزائم نہایت خطرناک ہیں۔ وہ یہ کھیل اس لیے کھیل رہا ہے کہ سعودی عرب کے لیے مشکلات پیدا کر سکے۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ سعود الفیصل نے اپنے حالیہ بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ شام میں قیام امن کے لیے از حد ضروری ہے کہ ایران اپنی فوجوں کو واپس بلائے۔ تاکہ شامی عوام آزادی اور حریت کے ساتھ اپنا سیاسی فیصلہ کر سکیں۔

مشرق وسطیٰ کے تیسرے اہم ملک یمن میں بھی سیاسی بحران ہے۔ جہاں گذشتہ ماہ ستمبر میں حوثی قبیلہ نے اسلحہ کے زور پر یمن کے دارالحکومت صنعاء پر قبضہ کر لیا۔ یہ سارا کام انتہائی ڈرامائی انداز میں ہوا۔ جب اچانک یمن میں موجود زیدی شیعہ سے تعلق رکھنے والی تنظیم انصاراللہ نے صنعاء کے مختلف علاقوں میں پہلے دھرنے دیئے اور چند مطالبات پیش کیے پھر اچانک قصر صدارت پر قبضہ کر لیا۔ اس سارے واقعے کا حیران کن پہلو یہ ہے کہ نہ تو وزارت داخلہ، پولیس نے مداخلت کی۔ اور نہ ہی فوج نے مزاحمت کی شیعہ مسلح دستوں نے بآسانی حکومت کو گرا کر خود اقتدار سنبھال لیا۔ اگرچہ مختلف طبقوں کے درمیان ایک مصالحتی معاہدہ ہوا ہے لیکن دفاع اور داخلہ امور پر حوثی قبیلے کا بدستور قبضہ ہے۔ انہوں نے بآسانی تمام اسلحہ اور بھاری گاڑیوں کو اپنی نجی چھاؤنیوں میں منتقل کر دیا ہے۔ یہاں بھی کھلے عام ایران نے مداخلت کی اور شیعہ زیدیوں کو اسلحہ کے ساتھ مالی تعاون بھی فراہم کیا۔ یہ بات پوری دنیا کو معلوم ہے کہ یمن میں 70% فیصد سنی اور 30% شیعہ آباد ہیں۔ جبکہ یمن میں ہر شخص مسلح بھی ہے۔ خدانخواستہ اگر یہاں شیعہ سنی فساد پھوٹ پڑا تو بے پناہ قتل عام ہوگا اور بلاشبہ سب سے زیادہ نقصان شیعہ کا ہوگا۔ ایران کو چاہیے کہ وہ عراق، شام اور اب یمن میں مداخلت نہ کرے۔ ان ملکوں کے عوام کو پوری آزادی کے ساتھ اپنا سیاسی فیصلہ کرنے دیں۔ ایران نے اپنی بالادستی کے لیے نہایت مشکل اور پرخطر راستے کا انتخاب کیا ہے۔ ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا اور اس آگ کی تپش تہران تک پہنچے گی۔ عراق اور شام میں ردعمل کے طور پر داعش سامنے آئے ہیں جس سے پوری دنیا میں ارتعاش پیدا ہوا ہے اور ان کے طرز عمل پر شدید تنقید ہو رہی ہے۔ ان کے طریقہ کار کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ لیکن یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ یہ شیعہ اور خاص کر ایران کا سنیوں کے خلاف معاندانہ رویے کے نتیجہ میں سامنے آیا ہے۔ یہ ایک طرح کا ردعمل ہے۔ اگر شیعہ اور ان کے خیر خواہوں نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو بعید نہیں کہ داعش کا دائرہ کار پورے خطے میں پھیل جائے جس سے ایک بڑی تباہی آئے گی۔

ہماری تمام طبقوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور دنیا کو پرامن بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ تعصب اور فرقہ واریت کی آڑ میں قتل وغارت کا یہ بازار بند کریں اور مذکرات کے ذریعے اپنے معاملات طے کریں۔ کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر فیصلہ کریں اور آنے والی نسل کو خوشگوار ماحول فراہم کریں۔

❀❀❀❀❀

تبصرے

نام کتاب: انوارِ حدیث

تالیف: الشیخ عبدالستار الحماد صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

تقدیم: بشیر انصاری صاحب (مدیر ہفت روزہ اہل حدیث۔ لاہور)

صفحات: ۱۲۰ (طباعت خوبصورت' اعلیٰ کاغذ)

ناشر: مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

پیش نظر کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت اہم اور جامع ہے۔ مؤلف ومقدم کسی تعارف کے محتاج نہیں کہ عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں۔ ایک علوم قرآن وسنہ کا دانائے رموز واسرار اور دوسرا علمی ومسلکی صحافت کا محافظ وطرفدار۔

کتابیں میرا عشق ہیں اور لکھاری محبوب ترین۔ تاہم جب بات دینی کتب اور علمی مشاہیر کی ہو تو عشق کے ساتھ ساتھ عقیدت بھی مچلنے لگتی ہے۔ چونکہ مسلکی مزاج لفظ ''عشق'' کو برداشت نہیں کرتا' سو اسے ''محبت'' تک ہی محدود رکھنے پر مجبور ہوں۔

پورے دین کا مرکز ومحور' محمد رسول اللہ ﷺ کا روئے اقدس ہے۔ اُدھر سے جو صادر ہوا' امر ہو گیا' ازل تا ابد دل وجاں کا قرار' روح حیات..... اور اِدھر سے ''ہل من مزید'' کی فغانِ مسلسل۔

''انوار حدیث'' اُنہی کلمات کا مجموعہ ہے جن سے روشن چراغ' ہر زمانے کی ضیاء پاشی کر رہے ہیں۔ میٹھی زبان' پیارے ہونٹ اور کائناتِ انسانیت کا سب سے بڑا معلم ﷺ۔ مبارک باد کے مستحق ہیں مؤلف بھی مقدم بھی ''اللہ تر وتازہ رکھے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا' یاد کیا' اور پھر اسے دوسروں تک پہنچایا۔''

یوں تو یہ پیغام صدیوں سے پہنچ رہا ہے' تاہم ''انوار حدیث'' اس سلسلۂ ذہبیہ میں ایک سادہ' عام فہم' مختصر مگر خوبصورت اضافہ ہے۔

ہر ضروری موضوع پر نہایت موزوں روایت کا انتخاب کیا گیا ہے۔ پانچ ابواب پر مشتمل یہ کتاب ہر اعتبار سے کامل اور ہر عنوان کو محیط ہے۔ عقائد' معاملات وحقوق' اخلاق وکردار' احکام ومسائل اور دعوت واذکار کا محض سو (۱۰۰) احادیث مبارکہ میں احصاء یقیناً مؤلف ومقدم کے علمی ذوق اور مہارتِ تامہ پر دال ہے۔

لفظ لفظ خوشبو' ہر کلمہ با ربط' دعوت واصلاح ساتھ ساتھ۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

تبصرہ نگار: مولانا عدیل احمد آزاد

❀❀❀❀❀

"حریت فکر کے مجاہد"

(قسط نمبر ۲)

تحریر: جناب حبیب اللہ شاہد (اسلام آباد)

لاہور میں غزنوی حکومت پونے دو سو برس سے زائد عرصہ تک رہی۔ بہرام شاہ غزنوی کے عہد تک کسی بھی ہندو راجہ کو ہمت نہ ہوئی کہ غزنویوں کی عملداری میں مداخلت کی کوشش کرے لیکن قرامطہ جو ملتان اور سندھ میں ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے گجرات کے راجہ بھیم کے ساتھ مل کر اپنی کمزور ہوتی ہوئی حالت کو سنبھال لینے میں کامیاب ہو گئے۔ اس دوران محمد غوریؒ لاہور پر قابض ہو چکے تھے۔ انہوں نے اپنی عسکری سرگرمیوں کا آغاز ملتان اور اُچ کو قرامطہ سے نجات دلانے کے لیے کیا۔ یہ دونوں مقام فتح ہوئے تو جوش جہاد سے لبریز محمد غوریؒ گجرات کے راجہ بھیم سے بھی ٹکرا گئے۔ مختصر فوج تھی اس لیے گجرات تو فتح نہ ہو سکا لیکن قرامطہ کے لیے اب جائے پناہ کہیں نہ رہی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوؤں نے پرتھوی راج کو ایسے دیوتا کے روپ میں دیکھنا شروع کیا جو مسلمانوں کو پوتر زمین سے باہر نکال دینے کی ہمت رکھتا تھا۔ اس کی شہ زوری اور عسکری مہارت کے بہت چرچے کیے جانے لگے اور ہندوؤں نے بعض علاقوں میں مسلمانوں کو چیلنج کرنا شروع کر دیا۔

محمد غوریؒ جو محض تین چار ہزار پیادوں اور سواروں کے ہمراہ لاہور واپس جا رہے تھے پرتھوی راج کی دو لاکھ سے زائد پیادہ اور سوار فوج اور تین ہزار ہاتھیوں کے لشکر سے ایک بے خوف سپاہی کی طرح تلاوڑی کے مقام پر جا ٹکرائے۔ گھمسان کا رن پڑا لیکن محمد غوریؒ کی مختصر سی سپاہ پرتھوی راج کے لشکر انبوہ کے نرغے میں آ گئی۔ محمد غوریؒ شوق شہادت میں ہندوؤں پر بجلی بن کر گر رہے تھے کہ زخمی ہو گئے۔ ایک جانثار خلجی مجاہد نے زخمی شیر کو نیچے گرا دیکھا تو سہارا دے کر گھوڑے پر بٹھایا اور نہایت برق رفتاری کے ساتھ گھیرا توڑ کر دشمنوں کے نرغے سے محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔

اگلے برس محمد غوریؒ کا سفیر پرتھوی راج کے دربار میں کھڑا پیغام دے رہا تھا کہ وہ اسلام قبول کر لے یا پھر تھانیسر اور سرہند سے اپنی افواج نکال کر سلطان کی اطاعت کر لے یا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جائے۔ پرتھوی راج نے طاقت کے نشے میں مخمور ہو کر سلطان کو مقابلے کی دعوت دی۔ ایک بار پھر وہی تلاوڑی کا مقام تھا جہاں محمد غوریؒ صرف ایک برس بیشتر مختصر سی سپاہ کے ساتھ پرتھوی راج کے لشکر کو چیلنج کر چکے تھے۔ لیکن اس بار پرتھوی راج کہیں زیادہ بڑی فوج کے ساتھ موجود تھا' اس کے ساتھ کم وبیش ڈیڑھ سو ہندو راجاؤں کی نفری بھی تھی۔ کم وبیش چار لاکھ سے اوپر نفری اور تین ہزار ہاتھیوں کے مقابلے میں محمد غوریؒ کا لشکر محض ایک لاکھ کی سپاہ پر مشتمل تھا۔ ایک اور چار کا مقابلہ تھا لیکن پرتھوی اور اس کے اتحادی ڈیڑھ سو راجے سرفروشانِ اسلام کی فوج کی تاب نہ لا سکے۔ محمد غوریؒ نے فرار ہوتی ہندو سینا کا تعاقب کیا اور سرسوتی کے قریب پرتھوی راج کو پکڑ کر اس کا غرور اور تکبر اسی مٹی میں خون آلود کر دیا جہاں اس کا سر پڑا ہوا تھا۔

محمد غوریؒ کی شاندار فتح کے باعث سرہند' تھانیسر' ہانسی' سامانا اور دیگر کئی علاقے مسلمانوں کے قبضے میں دوبارہ آ گئے۔ وہ اگر چاہتے تو دہلی اور اجمیر کو بھی اپنی سلطنت میں شامل کر لیتے لیکن ایک بار پھر مسلمانوں کی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے پرتھوی راج کے بیٹوں کو معاف کر دیا اور بالترتیب اجمیر اور دہلی کا راجہ بنا دیا۔

تلاوڑی کی عبرت ناک شکست ہندو راجاؤں کو خواب میں بھی آ کر تنگ کیے رکھتی' وہ ہنوز انتقام کی آگ میں جل رہے تھے۔ انہوں نے دلی کے راجہ رین جی کو اکسایا کہ وہ باپ کا انتقام کیوں نہیں لیتا؟

اس دوران سلطان معز الدین محمد بن سامؒ ہندوستان سے غزنی واپس جا رہے تھے کہ موضع ہمک (پنجاب) میں ایک شب انہیں قیام کرنا پڑ گیا۔ باطنی ملحدین نے موقع جان کر دورانِ شب سلطان کو شہید کر دیا۔ سلطانؒ نے جو لاولد تھے دوران حیات ہی قطب الدین ایبک کو ہندوستان کا ایک نائب سلطان مقرر کر دیا تھا۔ لاریب یہ اسلام ہی ہے جس نے غلاموں کو وہ مرتبہ عطا فرمایا کہ آقا وغلام کی تمیز مٹا کر رکھ دی۔ سلطان معز الدین کی شہادت کے بعد ان کی سلطنت ان کے غلاموں میں تقسیم ہوئی جنہیں انہوں نے شہزادوں کی طرح پال پوس کر جوان کیا تھا۔ قطب الدین ایبکؒ' التمشؒ' ناصر الدینؒ اور بلبنؒ وہ بادشاہ ہیں جو دنیا بھر کے تمام بادشاہوں کی فہرست میں اپنی فیاضی' شجاعت' رواداری اور عدل وانصاف کے باعث ہمیشہ سرفہرست رہیں گے۔ قطب الدین کے حصے میں ہندوستان کی عملداری آئی' وہ ۲۵ جولائی ۱۲۰۶ء کو دہلی کے تخت پر ایک سلطان کی حیثیت سے براجمان ہوئے۔ ان غلام سلاطین کا عہد ہندوستان کے لیے استحکام ہی نہیں بلکہ علم وفضل اور حکمت کے اعتبار سے بھی بے مثل تھا۔ قبلائی خان اور چنگیز خان کی وحشی افواج ان کے دور حکومت کے دوران روس' جرمنی' پولینڈ' ہنگری اور بغداد کو تاراج کر رہی تھیں لیکن انہوں نے سلاطین دہلی کے مقابلے میں آنے سے ہمیشہ پہلوتہی کی۔ ایشیا ومشرقی یورپ کے علماء' صناع' امراء' شعراء اور شرفاء نے دہلی کو گوشہ ہائے عافیت جان کر یہاں کا رخ کیا اور برصغیر کے ایک دو نہیں کئی شہر دنیا کے دیگر شہروں کے مقابلے میں عروس البلاد بنتے چلے گئے۔

مسلم حکمرانوں نے کبھی ہندو رعایا کے ساتھ تعصب کا رویہ نہیں اپنایا بلکہ ان پر احسان کیا کہ ذمی قرار دے کر معمولی سے محاصل کے عوض وہ رعایتیں دیں جو خود مسلم رعایا کو حاصل نہ تھیں۔ وہ ان تمام محصولات سے آزاد تھے جو مسلمانوں کو دینے پڑتے تھے۔ وہ اس امر میں بھی آزاد تھے کہ سلطنت کے دفاع کے لیے ہر طرح کی لازمی فوجی خدمت بجا لائیں' انہوں نے ان تمام راجوں اور سرداروں کو خود مختار بنا دیا جنہوں نے جزیہ دینا قبول کیا۔ اسی قدر وسیع القلبی کے باوجود یہ راجواڑے ہمیشہ مسلم حکومت کے عدم استحکام کی کوششوں میں مصروف رہے۔ سلطنت کے تمام مالی اور زرعی امور ہندوؤں کے ہاتھوں میں رہے اور ان کی دولت وثروت میں اضافے کا باعث بنے' وہ ایسے

خوشحال ہوئے کہ ہندوؤں کی اپنی حکومت میں بھی نہ ہو سکتے تھے۔ ضیاء الدین برنی اپنی تاریخ میں تحریر کرتا ہے:

''وہ (ہندو) مسلمانوں کو نوکر رکھتے ہیں جو ان کے گھوڑوں کے آگے دوڑتے ہیں اور غریب مسلمان ان کے محلات کے دروازوں پر بھیک مانگتے ہیں۔''

مذہبی رواداری کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال دی جا سکتی ہے کہ مسلم سلاطین اور بادشاہوں نے اشاعت اسلام کے لیے ریاستی طاقت کو استعمال کرنے کا خیال تک گوارا نہ کیا۔ یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے ہندوستان کو دنیا کا سب سے زیادہ اور حسن و جمال کے اعتبار سے قیمتی ترین تہذیبی ورثہ عنایت کیا۔ آج بھی الورا اور ایجنٹا کے مندروں' برہنہ و نیم برہنہ مجسموں اور غاروں میں چند تصویری نقش و نگار کے علاوہ کوئی پروقار اور پرجلال آثار ہندو کے پاس نہیں ہیں جبکہ بھارت کے چپے چپے پر اسلامی تہذیب کے اثرات بارہ دریوں' باغات' قلعوں اور مساجد کی شکل میں موجود ہیں جو حکمران نہ ہونے کے باوجود اسلام کی عظمت اور قوت کا اعلان ہے۔

ہندو نے مسلمانوں کی روا داری کا ہمیشہ ناجائز فائدہ اٹھایا' برہمنوں نے بھگتی کے نام سے اپنی مذہبی تبلیغ شروع کی اور ہندوؤں کی طرح ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے اذہان میں گمراہ کن اور فاسد عقائد داخل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

لودھیوں کے عہد میں ہندو پنڈتوں نے مقامی خود مختار راجوں اور سرداروں کی اعانت سے جارحانہ تحریکوں کا آغاز کیا اور زبردستی مسلمانوں کو ہندو بنانا شروع کر دیا۔ مسلم معاشرے میں اندرونی انحطاط اس قدر بڑھ گیا کہ ہندو اس بات کا برملا اظہار کرنے لگے کہ وہ جلد ہی ہندو راج قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن بابر نے کنواہہ کی جنگ میں راجپوت سردار رانا سانگا کو شکست دے کر رام راج کا ہندو خواب چکنا چور کر دیا۔ پھر ہندوؤں کو پانی پت میں شکست ہوئی اور دہلی میں مغل خاندان کی حکومت کی بنیاد رکھ دی گئی۔ اکبر' جہانگیر' شاہجہاں اور عالمگیر کا زمانہ ہندوستان کی تاریخ کا انتہائی عروج کا زمانہ کہا جا سکتا ہے۔ بعض مغل حکمران تو اس قدر آزاد خیال تھے کہ وہ اپنی حکومت کی بقا مذہب سے لا تعلقیت میں مضمر سمجھتے تھے۔ ہندوؤں نے صورت حال کا فائدہ اٹھا کر بھگتی تحریک میں شدت پیدا کر دی۔ اکبر کے عہد تک حالات اس قدر دگرگوں ہو گئے کہ ہندوؤں نے کھلم کھلا اسلام کی مخالفت شروع کر دی۔ شیخ مبارک اور اس کے بیٹوں ابوالفضل اور فیضی نے ملحدانہ عقائد پھیلانے میں ہندوؤں سے زیادہ گرمجوشی دکھائی حتیٰ کہ برصغیر میں مسلمانوں کا مستقبل مشکوک و شبہات میں دھندلانا شروع ہو گیا۔

اسلام کے پرشکوہ تمدن پر متعصبانہ' ملحدانہ اور ذات پات کی قابل نفرین روایات کو غلبہ پاتے دیکھ کر سید احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانیؒ نے مسلم مفادات اور عقائد کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا حتیٰ کہ عالمگیر اول بذات خود ایک مجاہد اور مصلح بن کر نمودار ہوئے۔ اس عرصے میں ہندو' مسلم اقتدار کے نظام کو اسقدر تباہ کر چکے تھے کہ عالمگیر کے پچاس برس سیاسی شورشوں' بغاوتوں اور اکبری دور کے فتنوں کے سدباب میں صرف ہو گئے۔

۱۷۰۷ء برصغیر کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ یہ وہ برس ہے جب اورنگزیب عالمگیر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور اورنگزیب کی وفات نے ہندوؤں کو حوصلہ دیا اور وہ ایک بار پھر مسلم حکمرانوں کو للکارنے لگے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دہلی میں طاقت اور وقت ہی نہیں سیاسی و معاشی حالات بھی اورنگزیب کے جانشینوں کے بس سے باہر ہو چکے تھے۔ چنانچہ ۱۷۱۳ء میں دکن میں آصف جاہ نظام الملک نے' ۱۷۲۳ء میں اودھ میں سعادت علی برہان الملک اور ۱۷۳۰ء میں بنگال میں علی وردی مہابت جنگ نے اپنی علیحدہ ریاستوں کی بنیادیں ڈال دیں۔ اس طرح مغلیہ حکومت عملاً ختم ہو گئی۔ حالات کو اپنے لیے مناسب جان کر مرہٹوں نے بغاوت کا اعلان کر دیا۔ سکھوں اور جاٹوں نے بھی حالات کو موزوں پا کر لوٹ مار اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ اب تک اٹک تک ہندوؤں کا اقتدار قائم ہو چکا تھا اور مسلم ریاستیں ہندو اور سکھوں ہی نہیں بلکہ انگریزوں کے مابین محض ایک جزیرہ بن کر رہ گئیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جب بجا طور پر مسلمانانِ برصغیر میں طوائف الملوکی' سیاسی خلفشار' دینی انتشار اور ملی ضعف انتہا کو پہنچ گیا تھا۔ اورنگ زیب کے پہلے جانشین شاہ عالم بہادر شاہ اول نے اپنے والد کے تمام دینی اقدامات اور انقلابی کارناموں کو ایک ایک کر کے ختم کر دیا تھا اور دربار دہلی ہی نہیں بلکہ اس کی عملداری میں بیشتر مقامات پر سنی شیعہ مناظروں سے لطف اندوز ہونا معمول بن گیا تھا۔ نفرت و تعصب کا یہ سیلاب مزید آگے بڑھا تو علمائے ہند پر عتاب شاہی کے کوڑے برسنا شروع ہو گئے اور عقابوں کے نشیمن زاغوں کے تصرف میں آتے چلے گئے۔ بنگال میں پرتگالیوں اور فرانسیسیوں نے انگریزوں کی برتری کو تسلیم کر لیا تھا اور انگریز نہایت عیاری کے ساتھ مستقبل کے تانے بانے بننے میں مصروف تھے اور پورے ہندوستان میں کوئی ایسی علمی' سیاسی یا عسکری شخصیت نہ تھی جو عوام کے لیے ذہنی اور روحانی سکون کا باعث بنتی۔ یہ وہ حالات تھے جن میں حجۃ اللہ فی الارض حضرت امام شاہ ولی اللہؒ نے ہوش سنبھالا۔ انہوں نے ہندوستان کے سیاسی حالات کا بغور جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ ابتدائی جمہوری روایاتِ اسلامی کے برخلاف شہنشاہی طرز حکومت کا نفاذ اور اجتہاد کا اختتام موجودہ صورت حال کا اصل سبب ہے اور اسلام بنی نوع انسان کی ایک عالمگیر تحریک کی بجائے چند بندھے ٹکے عقائد و رسوم میں پابند ہو کر رہ گیا ہے۔ ان کے خیال کے مطابق مسلمانوں میں جس طرح کا سیاسی انحطاط اور معاشرتی تنزل پیدا ہو گیا تھا اسے دور کرنے کے لیے ضروری تھا کہ فرد سے لے کر خواص تک کی سطح تک کے لوگوں میں ایک انقلابی تحریک کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ انہوں نے اس پرآشوب دور میں اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ مسلمانوں کے روبہ زوال اقتدار کے احیا کے لیے صرف کر دیا۔ دینی اور علمی اعتبار سے انہوں نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو اجتہاد کی افادیت سے روشناس کروایا۔ بدعات' شرک اور ہندوانہ رسم و رواج کے خلاف نبی کریم ﷺ کے حالات و ارشادات کو متعارف کرایا اور دینی فکر کی اصلاح کے لیے قرآن کریم کا ترجمہ کیا تاکہ لوگ گمراہ عقائد کو صحیح کرنے کے لیے اسلام کے اصل منبع کو خود پڑھ سکیں۔ سیاسیات و معاشیات پر ان کی تصانیف بلاشبہ آج کے دور میں بھی شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ شاہ صاحب تحریر و تقریر کے ذریعے انقلابی فکر بیدار کرنے میں مصروف عمل تھے کہ مرہٹوں نے پنجاب پر قبضہ کر لیا اور سوباجی سیندھیا کو پنجاب کا گورنر بنا دیا۔ پنجاب پر ہندوؤں کے قبضے کا

مطلب یہ تھا کہ دہلی کا پایۂ تخت مکمل طور پر ہندوؤں' سکھوں اور طاقتور ہوتے ہوئے فرنگیوں کے نرغے میں آچکا تھا۔ ان خوفناک حالات سے متوحش ہو کر شاہ صاحب نے احمد شاہ ابدالیؒ کو تمام حالات سے مطلع فرمایا اور ان سے التجا کی کہ وہ برصغیر میں اسلامیوں کے ڈولتے سفینے کو بچانے کے لیے آگے نہ بڑھے تو مسلمان مکمل طور پر مغلوب ہو جائیں گے اور ہندوستان میں مسلمانوں کا نام ونشان تک مٹ جائے گا۔ شاہ صاحب کی دعوت ہی ایسی تھی کہ کوئی غیرت مند مسلمان خاموش نہ رہ سکتا تھا۔ چنانچہ احمد شاہ ابدالیؒ جہادِ ہند کے لیے روانہ ہوئے اور پانی پت کے میدان میں ہندوؤں کو ایسی عبرت ناک شکست سے دو چار کیا کہ وہ ہندو شاہی کا خواب دیکھنے کے بھی قابل نہ رہے۔ احمد شاہ ابدالیؒ نے ۱۷۶۱ء میں مرہٹوں کو شکست دی تو شاہ صاحب کا خیال ہو گا کہ وہ خود ہندوستان کی براہ راست نگرانی کریں گے لیکن نہ جانے کیوں اس مردِ مجاہد نے واپسی کا فیصلہ کیا اور اپنی جگہ شاہ عالم کے بیٹے کو ولی عہد قرار دے دیا۔ شاہ عالم چونکہ بہار میں تھا اس لیے ولی کا انتظام نجیب الدولہ کے سپرد کر دیا۔ ان کا عہدہ مدار المہام کا تھا۔ ایک طرف یہ سیاسی تبدیلی رونما ہوئی لیکن دوسری جانب بنگال کی صورت حال ایک خوفناک موڑ پر پہنچ چکی تھی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے اثرات بڑھتے جا رہے تھے۔ فرخ شیر کے زمانے میں ہی انگریزوں کو محصول اور ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا تھا۔ پھر کیا تھا ہندو گماشتوں کی مدد سے پورا بنگال ان کی چراگاہ بن چکا تھا۔ ہر طرف لوٹ کھسوٹ جاری تھی۔ کمپنی دولت کے انبار انگلستان منتقل کر رہی تھی اور لارڈ کلائیو ۱۷۵۷ء میں ہی ہندوستان کو سونے کی چڑیا جان کر اس کا فیصلہ کر چکا تھا۔ چنانچہ مقامی ہندو سیٹھوں کی مدد سے جو کمپنی کی شہ پر لاکھوں میں کھیل رہے تھے' نواب علی وردی مہابت جنگ کے سپہ سالار میر جعفر کو شیشہ میں اتار لیا گیا۔ سراج الدولہ کو جنگ پلاسی میں شکست ہوئی اور غداری کے انعام کے طور پر میر جعفر کو بنگال کا نواب بنا دیا گیا۔ گرچہ میر جعفر مقامی باشندوں میں سے تھا مگر اصل حکمران انگریز تھے اور وہی بنگال کی حکومت کے تمام اختیارات استعمال کرتے تھے۔ شاہ عالم اصل بات کی تہہ تک نہ پہنچ سکا اور بحیثیت شاہِ دہلی ہے اس نے بنگال' بہار اور اڑیسہ کی دیوانی عدالتوں اور مال گزاری وصول کرنے کے اختیارات کمپنی کو ۱۷۶۵ء میں محض ۲۶ لاکھ روپے سالانہ ٹھیکے پر دے دیا۔

جس وقت احمد شاہ ابدالیؒ نے مرہٹوں کو شکست دی اس وقت شاہ عالم اپنے باپ کے وزیر اور قاتل عماد الملک کے خوف سے بہار میں چھپا ہوا تھا۔ جب احمد شاہ ابدالیؒ نے شاہ عالم کے بیٹے کو ولی عہد مقرر کیا تو یہ بہار ہی میں تھا اور یہیں اس نے یہ خبر سنی کہ وہ دوبارہ بادشاہ بن گیا ہے۔ انگریزوں کو اس قدر وسیع مال گذاری کے اختیارات اس نے اسی حیثیت میں دیے کہ وہ الٰہ آباد میں مقیم تھا اور اس بات کا منتظر تھا کہ انگریز اسے دہلی جانے کے لیے انتظامات کر کے دیں۔

انگریز جو کسی اور ہی سوچ میں تھے ٹال مٹول کرتے رہے' تنگ آ کر شاہ عالم نے ان ہی مرہٹوں سے مدد کی درخواست کی جن سے جان چھڑانے کے لیے احمد شاہ ابدالیؒ کو دعوتِ جہاد دی گئی تھی۔ سیندھیا اپنی سینا کے ہمراہ شاہ عالم کو وبساجی کے کیمپ تک لایا اور اس طرح شاہ عالم دہلی میں داخل ہوئے۔ تخت پر بیٹھتے ہی اس نے مرہٹوں کے اس ''احسان'' کا یہ بدلہ چکایا کہ سیندھیا کو نائب وکیل مطلق مقرر کر دیا' مطلق اور نائب وکیل مطلق کے عہدے اب ہندوؤں کے پاس تھے۔ گویا دہلی میں اصل حکومت مرہٹوں کی ہی تھی مگر شاہ عالم کے نام سے سیندھیا کی فوج میں فرانسیسیوں کی ایک جماعت موجود تھی ان کا کمانڈر ''پیراں'' دلی کے قلعہ کا محافظ اعلیٰ بن گیا۔ انگریزوں کو یہ بات پسند نہ آئی کہ مستقبل کا مرکز قوت ان کے بجائے فرانسیسیوں کے پاس ہو' چنانچہ ۱۷۹۴ء میں انہوں نے علی گڑھ کے مقام پر مرہٹوں کو شکست دی۔ دہلی چونکہ مرہٹوں کی پناہ میں تھا اس لیے دہلی پر انگریزوں کا حقیقی کنٹرول ہو گیا اور برطانوی کمانڈر انچیف جنرل لیک اسی ''عزت وتوقیر'' کا مستحق قرار پایا جو سیندھیا کو دی گئی تھی۔ اب دلی کے در وبام میں جو نقارہ بجایا جاتا وہ یہ تھا کہ خلق خدا کی' ملک بادشاہ کا اور حکم کمپنی بہادر کا۔

اسی دلی میں شاہ ولی اللہ کا خانوادہ بھی موجود تھا۔ شاہ صاحب نے آخری عمر تک مسلمانوں کے گرتے ہوئے اقتدار کو سنبھالا دینے کی ہر ممکن کوشش کی بلکہ دہلی کو مرہٹوں سے بچا ہی لیا تھا۔ وہ ۱۷۶۲ء میں انتقال کر گئے۔

ادھر شاہ عالم اپنی نالائقی کے باعث پہلے مرہٹوں اور بعد ازاں آنے والے انگریزوں کے لیے شاہراہ دہلی پر قالین بچھا چکا تھا۔ خانوادہ شاہ صاحبؒ کے لیے یہ بہت ہی کربناک گھڑیاں تھیں۔ مسلمانوں کی حالت زار دیکھ دیکھ کر ان کا خون جلتا تھا۔ اُدھر قدرت مسلمانانِ برصغیر کے لیے آپ اور گوہر نابدار تخلیق کر رہی تھی۔ رائے بریلی کے ایک معزز خاندان میں ۱۷۸۶ء کو ایک بچہ پیدا ہوا' سید محمد عرفان کے گھر خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ گھر کے بزرگوں نے اس بچے کا نام سید احمد رکھا۔ کسے خبر تھی کہ یہی سید احمد اس قافلے کا سالار بنے گا جو اپنی سیرت وکردار اور عمل وگفتار کے لحاظ سے ان صحابہ کی یاد تازہ کرے گا جن کی قدم بوسی کا شرف رسالت مآب کی وفات کے چار برس بعد ۱۵ھ میں سرزمین برصغیر کو حاصل ہوا تھا۔

سید احمدؒ جب شباب کی منازل طے کر رہے تھے اس وقت یہ حال تھا کہ سوائے چند خود مختار ریاستوں کے بیشتر علاقے یا تو انگریزوں کی عملداری میں تھے یا پھر ہندوؤں کی عملداری میں۔ دلی میں تو نقارہ ہی کمپنی بہادر کے حکم کا بجتا تھا اور بادشاہت محض نام کی تھی۔ پنجاب اور پشاور میں سکھوں کی حکومت قائم تھی اور عالمگیری مسجد بعض روایات کے مطابق خالصہ فوج کے اصطبل میں تبدیل کر دی گئی تھی۔ غیر مسلموں کا وسیع ہوتا ہوا غلبہ آسیب کی طرح بڑھتی ہوئی محرومیت اور دراز ہوتے ہوئے ذلت کے سائے صاحب بصیرت مسلمانوں کے دلوں پر قیامتیں ڈھا رہے تھے۔ لیکن بے عملی وایمان والقاء کی کمزوریاں جد وجہد کی بجائے ہنوز شاندار صدیوں کا ماتم کر رہی تھیں۔

۱۸۰۶ء میں سید احمدؒ دہلی گئے جہاں شاہ صاحبؒ کا خانوادہ ہنوز ملت اسلامیہ کی ناتواں زندگی میں فکر وعمل کی روح پھونکنے میں مصروف تھا اور اس کا دائرہ عمل بھی صرف مسجد ومدرسہ میں وعظ وارشادات تک محدود نہ تھا۔ بلکہ شاہ صاحب کے فرزند شاہ عبدالعزیزؒ یہ فتویٰ جاری کر چکے تھے کہ ہندوستان دارالحرب ہے۔ اس کے معنی یہ تھے کہ مسلمان انگریزوں سے جنگ کریں یا ہجرت کر کے کہیں اور چلے جائیں۔ سید احمدؒ شاہ عبدالعزیزؒ سے ملے اور ان کے ہاتھ پہ بیعت کر لی۔ ان کی رائے بھی کم وبیش یہی تھی لیکن جب پنجاب سے آنے والے تجار کی معرفت پنجاب وپشاور میں سکھوں کے مسلمانوں پر مظالم کے واقعات

باقی صفحہ 11 پر

مردم بے زار!

تحریر
جناب پروفیسر محمد یٰسین ظفر

کسی قوم کے نظریات اور فکری رجحانات کا اندازہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اخبارات کی زینت بننے والی شہ سرخیوں' خبروں، تبصروں اور تجزیوں سے مجموعی سوچ کی سمت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ ذرائع ابلاغ اکثریت کی نمائندگی کا دعوی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ اپنی پسند ناپسند اور پالیسیوں کے پابند ہوتے ہیں۔ لہٰذا سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے دہاڑی داروں کی خدمات حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن ان میں ایک طبقہ ایسا بھی موجود ہے جن کی تحریروں اور گفتگو سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ پورے معاشرے سے بے زار اور اکتائے ہوئے ہیں اور قدم قدم پر اپنی اکتاہٹ کا اظہار کرتے ہیں۔ آج ہم انہی بے زار مزاج لوگوں پر بات کرتے ہیں۔

یہ لوگ اپنی ذات کے اسیر ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو عالی مرتبت گردانتے ہیں۔ اپنی رائے کو حتمی اور فیصلہ کن سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ خود کلامی اور جاگتے میں خواب دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ نفسیاتی مریض اور احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں۔ اپنی محرومیوں کا بدلہ دوسروں سے بیزاری اور اظہار بے نیازی کر کے لیتے ہیں۔ جبکہ انہیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک نہیں ہے یہ بہت جلدی دوسروں سے متاثر ہو جاتے ہیں اور ان کے گیت گاتے ہیں۔ انہیں آئیڈیل اور قابل تقلید قرار دیتے ہیں۔ ناپسندیدگی کا اظہار گالیوں سے کرتے ہیں۔ بدکلامی، بہتان تراشی اور بدگمانی ان کا طرۂ امتیاز ہے۔

ان کا المیہ یہ ہے کہ وہ اپنے معاشرے سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ اپنی تہذیب وثقافت کو برا بھلا کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب ان کے مزاج اور سوچ کے مطابق نہیں ہے۔ ان کی نظر میں وہ خود پاکباز ہیں۔ صداقت، امانت اور دیانت کے پیکر ہیں۔ باقی سب چور، بدمعاش اور مجرم ہیں۔ پاکستانی قوم کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ انہیں رجعت پسند قرار دیتے ہیں۔ ان کے خیالات اور رہن سہن پر ملامت کرتے ہیں اور قدم قدم پر اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ بے زار لوگ منتشر خیالات کے مالک ہوتے ہیں' اخلاقی اعتبار سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ کسی سوسائٹی میں فٹ نہیں ہوتے اور نہ ہی معاشرہ انہیں قبول کرتا ہے۔ کیونکہ ان کا لب ولہجہ غیر مناسب اور ناقابل قبول ہوتا ہے۔ ہزیان بکتے ہیں' گالی گلوچ کے عادی ہوتے ہیں۔ اخلاقیات سے عاری، تکبر، غرور اور رعونت کا بدترین نمونہ ہیں۔ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ہرزہ سرائی اور دوسروں کی پگڑی اچھال کر فخر محسوس کرتے ہیں۔

ان بے زار لوگوں کی نفسیات بھی عجیب ہیں۔ مثلاً یہ مسلمان رہنا پسند کرتے ہیں' کہلانا پسند نہیں کرتے۔ یہ پاکستان میں رہنا پسند کرتے ہیں لیکن یہاں کے ماحول، موسم، قوم اور طرز زندگی سے نفرت کرتے ہیں۔ ان کا محبوب مشغلہ کتے پالنا اور ان کے ساتھ کھیلنا ہے۔ مشروب مغرب سے دل بہلاتے ہیں اور ٹن ہو کر بولنا اور لکھنا پسند کرتے ہیں۔ اس حالت میں ان کے قلم زہر جبکہ زبان شعلے اگلتی ہے۔ منہ سے جھاگ نکلتی ہے اور ان پر باؤلے پن کا دورہ پڑتا ہے۔

انہیں سب سے زیادہ مذہب سے وابستہ لوگ برے لگتے ہیں۔ خاص کر وہ لوگ جو اسلام کو ہی تمام مسائل کا حل سمجھتے ہیں۔ جن کے چہروں پر سنت رسول اللہ ﷺ سجی ہو۔ ایسے لوگوں سے بات کرتے ہوئے ان کا چہرہ انتہائی مکروہ' بھیانک اور خوفناک ہو جاتا ہے۔ ان کی آنکھیں انگارے بن جاتی ہیں اور یہ پورے معاشرے کو جلا کر راکھ کر دینا چاہتے ہیں۔

یہ بے زار لوگ اس بات پر ناراض اور نالاں ہوتے ہیں کہ آخر دوسرے لوگ ہمارے ہمنوا کیوں نہیں۔ ان کے خیالات ہمارے جیسے کیوں نہیں؟ آزادی، مساوات اور انسانی حقوق کے علم بردار یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اپنی مرضی سے سوچنے، بولنے اور نقطہ نظر رکھنے کا حق ہے۔

یہ اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہوئے ذرا شرمندہ نہیں ہوتے۔ اپنی ناکامی کو بھی کامیابی سمجھتے ہیں' آخر وقت تک ہٹ دھرمی اور ضد سے کام لیتے ہیں۔ ان کے معیار حق کا پیمانہ بڑا عجیب ہوتا ہے۔ یہ اپنے مخالف کی پسند کو ناپسند اور اسکی ناپسند کو پسند قرار دیتے ہیں خواہ ایک جہان ان پر ہنستا ہو۔

بے زار لوگوں کی سرشت بھی انوکھی ہے۔ یہ متفقہ قومی رہنماؤں کو متنازعہ بنا کر راحت محسوس کرتے ہیں۔ ان پر تبرا کرنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں مصور پاکستان علامہ اقبال رحمہ اللہ کے بارے میں نہایت بے ہودہ گفتگو کی اور کہا ''ان جیسے (علامہ اقبال) لوگوں نے مسلمانوں کی زندگی برباد کی۔ کوئی ہیرو نہیں' کیا فلسفہ ہے' ہمارا تو ایک فلسفہ قرآن اور ہیرو نبی کریم ﷺ ہیں، یہ لوکل قسم کے شاعر ہیں۔ ہم نے خوامخواہ ان کو سر پر چڑھا لیا ہے' وغیرہ وغیرہ۔

بندہ پوچھے تیری کیا اوقات ہے؟ تیرے بدبودار منہ سے قرآن کریم اور سیرت کا تذکرہ تو جچتا ہی نہیں۔ تیرا اس سے کیا تعلق؟ جو شخص ہر وقت دوسروں کو برا بھلا کہے' ان پر الزام تراشی کرے' حقیر سمجھے اور خود بڑے تکبر اور رعونت کا مظاہرہ کرے۔ علامہ اقبال کا جو مقام بن چکا ہے اس کو انکی بے زاری اور لغویات کم نہ کر سکیں گی۔ آواز سگاں کم نہ کند ''عزت اقبال'' را۔

علامہ اقبال کو شاعر مشرق کہتے ہوئے انہیں خاص درد محسوس ہوتی ہے۔ لیکن دختر مشرق کے تصور سے ہی ان کی آنکھوں میں کمینگی اور ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ آجاتی ہے۔ یہ کیا لوگ ہیں؟ جو اس دھرتی پر بوجھ اور وطن کے لیے ناسور ہیں۔ بھنگ اور چرس کے دلدادہ اور انتہائی نیچ ذہنیت کے مالک ہیں۔

ذرا ان کا ذوق اور معیار دیکھیں کہ ان کے سیاسی ہیرو عمران خان اور مذہبی قائد طاہر القادری ہیں۔ اب جن کے لیڈر اور قائد جھوٹ بولنے کے ماہر' کہہ مکرنیوں

باقی صفحہ 19 پر

جھوٹ کی سنگینی اور شرعی ممانعت

تحریر
جناب امیر افضل اعوان

خلق کی راہنمائی و بھلائی کے لئے خالق کائنات نے ہر دور میں انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ چار آسمانی کتابیں اور لاتعداد صحیفے نازل فرمائے گئے اور دین حق کے لئے انبیاء کرام نے بے پناہ صعوبتیں برداشت کیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بھی اپنی زندگی میں اسلام کی اشاعت اور بنی نوع انساں کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے کیلئے ان گنت نشیب وفراز کا سامنا کیا۔ رسول اکرم ﷺ کے بعد چونکہ نبوت کا سلسلہ موقوف ہوگیا ہے اس لئے اب ہماری ذمہ داری ہے کہ حق وسچ کا سبق دنیا تک پہنچائیں۔ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو بخوبی واضح ہوتا ہے کہ اسلام ہمیں دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے جو ضابطہ فراہم کرتا ہے اس میں ہر لحاظ سے خیر و برکت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر ہم حقیقی معنوں میں دونوں جہانوں کی کامیابیاں حاصل کرسکتے ہیں۔ واضح رہے کہ اسلام چند عبادات کرلینے کا ہی نام نہیں بلکہ اسلام تو انسان کو مکمل طور پر انسانیت کے سانچے میں ڈھالتا ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اسلامی تعلیمات پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہونے والا شخص سراپا انسانیت اور آدمیت کا پرتو نظر آتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال صحابہ کرامؓ ہیں کہ جنہوں نے اپنے باپ دادا کے عقائد ورسومات کو ترک کرکے دین حق سے تعلق استوار کیا تو دنیا نے عدل وصدق کے زندہ جاوید سراپے بچشم خود ملاحظہ کئے' مگر وقت کی گرد پڑنے کے ساتھ یہود ونصاریٰ کی سازشوں کے دام میں آکر آج ہم اپنی اساس و بنیاد کو فراموش کرچکے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں جھوٹ کو بہت برا جانتے ہوئے اس سے مکمل گریز کا حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ ایک حدیث مبارکہ میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ مومن کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ اس حوالہ سے قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ

﴿وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈ مڈ نہ کرو اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ۔''

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا ہے کہ

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝﴾ (الجاثیۃ)

''بڑی خرابی ہوگی ایسے شخص کے لئے جو جھوٹا ہو' نافرمان ہو۔''

قرآن کریم میں ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝﴾ (الزمر)

''بیشک اللہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیا کرتا جو جھوٹا (اور) ناشکرا ہو۔''

ان آیات مبارکہ کا شان نزول ایک الگ باب ہے مگر بنیادی طور پر جھوٹ سے گریز کا حکم دیتے ہوئے بتایا جارہا ہے کہ حق بات کو چھپانا یا جھوٹ و سچ کو ملانا درست نہیں، مزید یہ کہ جھوٹے کے لئے بڑی خرابی کا ذکر آنے کے ساتھ ساتھ یہ بتایا جارہا ہے کہ اللہ پاک بھی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا اور اس کے مسائل، مشکلات، مصائب و پریشانیاں ہرگزرتے دن کے ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

ماحول پر نظر ڈالیں اور زمینی حقائق وصورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے معاشرتی لحاظ سے دیکھا جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ جھوٹے شخص کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی سچی باتوں پر بھی جھوٹ کا ہی گمان کیا جاتا ہے مگر اس مسئلہ پر غور کیا جائے تو بلاشبہ ایک جھوٹ بہت سی خرابیوں کا باعث بن جاتا ہے اور اگر آپ کا یہ جھوٹ ایک سے دوسرے شخص سے ہوتا ہوا آگے سفر کرتا ہے تو اس کے بداثرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم میں اہل ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے کہ

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝﴾ (الحجرات)

''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی سی خبر لائے تو اس کی تحقیق کیا کرو' کہیں کسی قوم پر بے خبری سے نہ جا پڑو پھر اپنے کیے پر پشیمان ہونے لگو۔''

یہاں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جھوٹ' سچ کی تفریق کے لئے فاسق کی خبر کا اعتماد نہ کرو جب تک پوری تحقیق وتفتیش سے اصل واقعہ صاف طور پر معلوم نہ ہو جائے' کوئی حرکت نہ کرو ممکن ہے کہ کسی فاسق شخص نے کوئی جھوٹی بات کہہ دی ہو یا خود اس سے غلطی ہوئی ہو اور تم اس کی خبر کے مطابق کوئی کام کرگزرو تو اصل اس کی پیروی ہوگی اور مفسد لوگوں کی پیروی حرام ہے۔ قرآن کریم کی طرح احادیث مبارکہ میں جھوٹ کی سخت ممانعت ہے جب کہ ایک حدیث مبارکہ میں جھوٹ کو منافق کی پہچان قرار دیا گیا ہے:

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین پہچانیں ہیں: جب بولے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے' جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔'' (صحیح بخاری)

توجہ فرمایئے کہ جھوٹ کتنی بڑی برائی ہے کہ جس کو ہم غلط سمجھنے کے لئے تیار نہیں اور ہماری معاشرتی زندگی میں یہ عنصر کس درجہ سرایت کرچکا ہے کہ جھوٹ وسچ کی تمیز ہی ختم ہوتی جارہی ہے اور یہ صورتحال بحیثیت مسلمان ہمارے لئے باعث تشویش وندامت ہونی چاہئے۔

قرآن وحدیث میں جھوٹ کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسے گناہ کبیرہ سے تعبیر کیا جارہا ہے تاکہ ہم اپنا قبلہ درست کرتے ہوئے حق وسچ کا راستہ اختیار کریں۔ جھوٹ کے حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں سخت مذمت سامنے آتی ہے:

''عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تین بار فرمایا کہ میں تم لوگوں کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ لوگوں

نے جواب: دیا ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا والدین کی نافرمانی کرنا اور آپ ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ سن لو جھوٹ بولنا اور بار بار اس کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش! آپ ﷺ خاموش ہو جاتے۔'' (صحیح بخاری)

اس حدیث مبارکہ میں رسول کریم ﷺ نے کبائر کا ذکر کرتے ہوئے شرک اور والدین کی نافرمانی کے بعد جھوٹ کا بار بار تذکرہ کیا۔ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ جب آپ ﷺ نے کبائر کا ذکر کیا تو اس وقت جھوٹ کا تذکرہ کرنے سے قبل آپ ﷺ تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے مگر جھوٹ کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: سن لو جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، سن لو! جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، آپ ﷺ اسی طرح (بار بار) فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ آپ خاموش نہ ہوں گے، یعنی آپ ﷺ نے جھوٹ کا کبائر میں ذکر کرتے ہوئے اس لئے اس کی تکرار فرمائی تا کہ اس کی برائی واضح ہو سکے اور اس کو معمولی فعل جان کر نظر انداز کرنے کی بجائے اس کی خرابی اور گناہ کا ادراک کرتے ہوئے جھوٹ سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

اسلامی تعلیمات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ سچ اور جھوٹ کے درمیان حق و باطل کی طرح ایک حد فاصل قائم ہے اسی لئے سچ کو نیکی اور ہدایت جب کہ جھوٹ کو دوزخ کے راستہ سے عبارت کیا گیا۔ ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے:

''حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی ہدایت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کاذبین میں لکھا جاتا ہے۔'' (صحیح بخاری)

توجہ فرمایئے کہ جھوٹ انسان کیلئے دونوں جہانوں میں باعث ذلت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جھوٹے شخص کے لئے اسی مناسبت سے سزا بھی بہت سخت ہے۔ اس باب میں ایک حدیث مبارکہ میں مرقوم ہے:

''سمرہ بن جندب ؓ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ وہ شخص جس کو تم نے معراج کی رات میں دیکھا تھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے' وہ بہت بڑا جھوٹا تھا اور اس طرح جھوٹ باتیں اڑاتا تھا کہ دنیا کے تمام گوشوں میں وہ پھیل جاتی تھیں' قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔'' (صحیح بخاری)

جھوٹا شخص دنیا میں تو ناقابل اعتبار ٹھہرتا ہے مگر اس حدیث پاک میں واضح کر دیا گیا کہ جھوٹے شخص کے لئے آخرت کی بھی رسوائی لکھ دی گئی ہے اور وہاں اس کی ذلت و رسوائی میں اس کا کوئی درماں نہ ہوگا۔

دنیا کی یہ زندگی عارضی و فانی ہے، اس حوالہ سے دیگر مذاہب عالم پر کاربند مردوزن اور مشرکین بھی یقین رکھتے ہیں کہ ہم نے آخر ایک دن اس دار فانی سے کوچ کر جانا ہے۔ روزہ مرہ زندگی میں ہم اپنے پیاروں سمیت بہت سے افراد کو دنیا سے رخصت ہوتے دیکھتے ہیں اور بسا اوقات ہم خود ان کو سپرد خاک کرتے ہیں مگر اس کے باوجود ہم اپنے اعمال و افعال پر توجہ نہیں دیتے۔ عصر حاضر میں جھوٹ ہماری معاشرتی زندگی کا ایک لازم جزو بن کر رہ گیا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ روز مرہ معمولات میں ہم جھوٹ کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتے یہاں تک کہ بیشتر ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ جہاں سچ بولنے کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں ہوتی اور ہم عادتاً وہاں بھی جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتے' بلکہ آج کل دروازے پر دستک دینے والے کو نہ ملنے کی خاطر یہ کہہ کر کہ ''ابو! گھر پر نہیں ہیں'' خود اپنے گھر میں ہی اپنے بچوں کو جھوٹ بولنے کی تربیت دینے لگے ہیں اور یہ پیغام نسل نو کو اس غیر محسوس طریقہ سے منتقل کیا جاتا ہے کہ پیغام دینے اور وصول کرنے والے دونوں کو اس کا علم اس وقت ہوتا ہے کہ جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے، اسی طرح آج کل موبائل فون پر بھی جھوٹ عام ہے' خاص طور پر آپ ہوتے کہیں اور ہیں اور اکثر اوقات کال پر مخاطب کو اس سے متضاد کیفیت سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ جھوٹ تو ہر حال میں گناہ ہے مگر یہاں ہم گھر والوں اور بالخصوص بچوں کے سامنے جھوٹ بولتے ہوئے یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ اگلی نسل میں جھوٹ جیسے گناہ کبیرہ کو منتقل کرتے ہوئے اور دیگر اہل خانہ کو جھوٹ کی ترغیب دیتے ہوئے دراصل ہم گناہ کبیرہ کے ساتھ ساتھ گناہ جاریہ کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی سے جھوٹ کا مرض نکال پھینکیں۔ اس حوالہ سے ابتدائی طور پر کچھ الجھنیں ضرور درپیش ہوں گی کیوں کہ پرانی یا بد عادات تنگ کرتی ہیں مگر یقین رکھئے کہ ہمارا یہ عمل ہماری مشکلات و پریشانیوں سے نجات کا نقطۂ آغاز اور دونوں جہانوں میں کامیابی و کامرانی کا باعث بن جائے گا۔

❀❀❀❀❀

بقیہ مردم بے زار!

کے چیمپئن اور دھرنے کی پیداوار ہوں' ان کے مرید کا کیا کہنا؟ پوری قوم ان دونوں کے انجام سے باخبر ہے لیکن ڈھیٹ مزاج اب بھی اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ آزادی، انقلاب اور نیا پاکستان ان کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ یہ شخص طب کی دنیا کے لیے ایک چیلنج ہے۔ ماہر اطباء مکمل تشخیص کریں تو بڑے انکشافات ہو سکتے ہیں۔ نفسیاتی امراض کے علاج کے لیے ایک رول ماڈل ہو سکتا ہے۔

ان کے گھر والوں کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے انسان نما جانور پال رکھا ہے۔ جو زبان سے وہی کام لیتا ہے جو لگڑ بگڑ اپنے دانتوں اور ناخنوں سے لیتے ہیں۔ یہ بھی اچھی خبر ہے کہ وہ شہر سے باہر رہتا ہے اور شہری زندگی اسے عذاب لگتی ہے۔ یہ مضمون پڑھ کر آپ کا جی تو نہیں چاہتا ہوگا کہ ''حسن'' پر ''نثار'' ہوں۔ کیونکہ یہ پاکستانی معاشرے کا منفرد کردار ہے۔

اب ڈھونڈ انہیں چراغ رخ زیبا لے کے

❀❀❀❀❀

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

ماہِ صفر سے بدشگونی لینا

تحریر

جناب شیخ عبدالسلام مدنی

امت اسلامیہ میں بدعت اس طرح سرایت کر گئی ہے کہ ہر ماہ میں کچھ نہ کچھ ایسے امور نظر آنے لگتے ہیں جن کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ چنانچہ امت مسلمہ کا ایک طبقہ صفر کو منحوس سمجھتا ہے' نہ اس ماہ میں وہ سفر کرتے ہیں' نہ نکاح ہوتا ہے اور نہ ولیمہ کیا جاتا ہے' حالانکہ سارے ماہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔ کسی ماہ کو منحوس سمجھنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات اور شریعت اسلامیہ پر اعتراض کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ کی اس سلسلہ میں واضح ہدایت موجود ہے' فرمان رسالت مآب ہے:

[لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ]

(بخاری: ۵۷۵۷)

امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں:

''اس سے مراد یا تو نفی ہے یا نہی وممانعت' یعنی کسی کو منحوس مت گردانو' لیکن سیاق یہ بتلاتا ہے کہ اس حدیث میں وارد [لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا هَامَّةَ] سے مراد نفی ہے' اور زمانہ جاہلیت میں جس سے لوگ پریشان تھے اس کی تردید مطلوب ہے۔ اور یہاں ''نفی'' نہی سے زیادہ مؤثر ہے' کیونکہ نفی سے اس کے باطل تر ہونے' اور عدم تاثیر کی دلیل ہے' جبکہ ''نہی'' صرف ممانعت کی دلیل ہے۔'' (مفتاح دارالسعادۃ: ۲/۲۳۴)

بہتیرے جاہل عوام روشنی اور علم وفن کے اس دور میں بھی اس ماہ میں سفر نہیں کرتے' حتی کہ بعض جاہل تو یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ بعض عارفین نے بتلایا ہے کہ پورے سال میں (۳۲۰) آفتوں کا نزول ہوتا ہے اور ہر آفت ماہ صفر کے آخری بدھ کو اترتی ہے' لہٰذا یہ دن سال کا سب سے دشوار ترین دن ہوتا ہے۔ چنانچہ جس شخص نے اس دن چار رکعت پڑھی اور ہر رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ' ستر بار سورہ کوثر' پندرہ بار سورہ اخلاص اور ایک بار معوذتین' پھر سلام پھیر کر نیچے آنے والی دعا کا ورد کیا' تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی آفات سے اسے محفوظ رکھے گا اور سال بھر مصیبت اس کے گرد چکر نہیں مار سکتی۔ دعا یہ ہے۔ بسم اللہ کے بعد

اللهم يا شديد القوة يا شديد المحال، يا عزيز، يا من ذلت لعزتك جميع خلقك، اكفني من شر خلقك، يا محسن، يا مجمل، يا متفضل، يا منعم، يا متكرم، يا من لا اله الا انت، ارحمني برحمتك، يا ارحم الراحمين، اللهم بسر الحسن وأخيه وجده وأمه وبنيه، اكفني شر هذا اليوم وما ينزل فيه، يا كافي المهمات ويا دافع البليات، فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين.

(دیکھیے روی الضمآن فی فضائل الاشہر والایام: ص۴)

آپ اس ''مبتدعانہ'' دعا کو پڑھیے اور غور فرمایئے کہ

- کیا نبی کریم ﷺ نے اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم دی ہے؟ اور خود آپ ﷺ (جو بلاشبہ امت اسلامیہ کے بہترین رہنما اور اسوہ تھے) نے اس دعا کا ورد بھی کیا؟ اگر آپ ﷺ کا یہ عمل رہا تو کتب احادیث' دواوین ادعیہ واذکار اس دعا سے کیوں خالی ہیں؟
- کیا نبی اکرم ﷺ کے مدرسہ نبوت کے فارغین اس دعا سے نابلد تھے؟ یا ان میں سے کسی نے بھی اس دعا کا ورد کیا؟
- پھر ایک لمحہ کے لیے اس امر پر بھی غور فرمالیں کہ (۳۲۰) بار کی تعداد کس نے متعین کی؟ پھر یہ بھی ذرا سوچیں کہ کس کتاب میں مذکور ہے کہ اسی کی بقدر مصائب نازل ہوتی ہیں؟ یا صرف یہ ایک انکل پچو بات ہے' حقائق سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

زمانہ جاہلیت میں لوگ ماہِ صفر کو منحوس گردانتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ منحوس مہینہ ہے' اس لیے نبی کریم ﷺ نے اس عقیدہ کو باطل قرار دیا۔ (ابوداود: ۳۹۱۴)

چونکہ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ ماہ شوال کو بھی منحوس کہتے تھے' اس میں نکاح وغیرہ کا انعقاد نہیں ہوا کرتا تھا' نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنا نکاح ماہ شوال میں اور رخصتی بھی ماہ شوال میں کی اور اس باطل' غلط اور مبتدعانہ رسم کا خاتمہ کیا۔

حافظ ابن رجبؒ فرماتے ہیں:

''(ولا صفر) سے ماہ صفر مراد لینا زیادہ قرین قیاس ہے اور ماہ صفر کو منحوس قرار دینا اس نحوست کی جنس سے ہے جو ممنوع ہے۔ اسی طرح کسی دن سے بدفالی لینا' بدھ کے دن سے بدفالی لینا' یا زمانہ جاہلیت والوں کا خصوصی طور پر ماہ شوال میں نکاح کی بدفالی اور شگون بد لینا۔'' (لطائف المعارف لابن رجب: ۷۴)

الغرض بدفالی ایک شرک آمیز بدعت ہے جس میں عام طور پر امت اسلامیہ ملوث ہے' حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اس کو شرک قرار دیا۔ آپ ﷺ کا فرمان عالی ملاحظہ فرمائیں:

[لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ، قَالُوْا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ۔]

(بخاری: ۵۷۷۶۔ مسلم: ۲۲۲۴)

مفہوم: ''یعنی کسی چیز سے شگون بد لینے کی بجائے کلمہ خیر زبان سے ادا کیا جائے۔''

نیز فرمایا

[اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَالطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا إِلَّا، وَلٰكِنَّ يُذْهِبُهُ اللّٰهُ بِالتَّوَكُّلِ.] (ابن ماجہ: ۳۵۳۸)

مفہوم: ''بدشگونی شرک کی قسم ہے اور اس بدشگونی کو اللہ تعالیٰ پر توکل کے ذریعہ سے دور کیا جا سکتا ہے۔''

مزید آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

[مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ حَاجَتِهِ فَقَدْ أَشْرَكَ، قَالُوْا: وَمَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ] (احمد: ۲/۲۲۰)

مفہوم: ''آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل

باقی صفحہ 21 پر

اعمال کا سنت کے مطابق ہونا لازم

تحریر
جناب شیخ عبداللہ سعود

نجات کے حصول کے لیے عمل ضروری ہے اور اسی عمل کی بنیاد پر بروز قیامت ہمارا فیصلہ ہوگا۔ جب تک ہمارا عقیدہ وایمان صحیح نہیں ہوگا ہمارے نیک اعمال ہمارے کام نہیں آئیں گے۔ ایمان باللہ وایمان بالرسول دونوں صحیح ہونا چاہئیں' جو اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے پہلا رکن ہے' جس کو ہم کلمہ شہادت کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر آخرت کی کامیابی کے لیے ایمان کے ساتھ عمل کا ذکر کیا ہے۔ سورہ حج میں فرمایا:

﴿ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۚ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ﴾ (الحج)

''بروز قیامت حکومت اللہ کی ہوگی' وہی سب کا فیصلہ کرے گا' پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ہوں گے وہ نعمت والی جنت میں رہیں گے۔''

ایمان کے ساتھ عمل کا تذکرہ مختلف مقامات پر اور مختلف پیرایوں میں آیا ہے۔ سورہ مریم' سورہ طٰہٰ اور سورہ فرقان میں توبہ کا ذکر بھی ایمان وعمل کے ساتھ ہے۔ جہنم میں نہ جانے اور جنت میں داخل ہونے والوں کے بارے میں فرمایا:

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ﴾ (مریم)

''مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔''

سورہ اعراف میں جنتیوں اور جہنمیوں کی آپس میں بات چیت کا ذکر ہے' جنتی لوگ کہیں گے:

﴿ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ (الأعراف)

''وہ اللہ کی تعریف وحمد بیان کریں گے کہ اللہ نے ان کو ہدایت دی' اگر ہم کو اللہ ہدایت کا راستہ نہ دکھاتا تو ہم ہدایت کا راستہ نہ پاتے' بیشک ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے اور ان جنتیوں کو پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تمہارے ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم کرتے تھے۔''

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اہل حدیث یا سلفی ہو گئے تو جنت میں جائیں گے یہ خیال درست نہیں' جنت اور نجات کے حصول کے لیے صحیح ایمان اور اس کے مطابق عمل ضروری ہے اور یہ کہ ہمارے اعمال اللہ کے رسول محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق ہوں۔ اعمال کی قبولیت کے لیے سنت کے مطابق ہونا شرط ہے' جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے یوں فرمایا کہ ''جس راستے پر میں اور میرے صحابہ گامزن ہیں۔'' یعنی مختلف طریقوں میں جو راستہ آپ کے زمانہ میں قائم دین سے مطابقت رکھے وہی سب سے زیادہ صحیح اور نجات کا راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ محمد میں مومنین (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو خطاب کر کے فرمایا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ ﴾ (المؤمنون)

''اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل وضائع مت کرو' یعنی اگر ہمارے نیک اعمال آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق نہیں ہوں گے تو اللہ کے یہاں مقبول نہیں ہوں گے بلکہ باطل وضائع ہو جائیں گے۔''

اللہ کے رسول محمد ﷺ کے چچا ابوطالب کے بارے میں بہت نمایاں ہیں' آپ نے اپنے بھتیجے محمد ﷺ کی بہت مدد کی' آپ کے لیے بائیکاٹ کی مصیبت برداشت کی' اچھے انسان تھے' آپ سے بے حد محبت رکھتے تھے' مگر ایمان وعقیدہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے انہیں جنت نہیں ملے گی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بقیہ ماہ صفر سے بدشگونی لینا

کرے کہ اس کے حکم کے بغیر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ان سب نصوص سے معلوم ہوا کہ بدفالی لینا شریعت اسلامیہ میں شرک آمیز بدعت ہے جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی اور تقدیر الٰہی سے ناراضگی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر سے جز بز ہونے کے مترادف ہے۔ بدفالی لینے والے کے دل میں اللہ کا خوف نہیں بلکہ غیر اللہ کا خوف رچا بسا ہوتا ہے۔ وہ اللہ پر نہیں بلکہ دوسرے پر توکل کرتا ہے۔

اسے امت اسلامیہ کا دین سے دوری کا نتیجہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ زمانہ جاہلیت کا یہ باطل عقیدہ مسلمانوں میں مقام پا گیا کہ وہ اسے منحوس سمجھ بیٹھے' اس میں نہ کوئی تقریب منعقد کرتے ہیں' نہ شادی بیاہ رچاتے بساتے ہیں ورنہ ہی کوئی دوسرا کام' جیسے ہی یہ اپنے اختتام کو پہنچنے لگتا ہے تو تقریبات کا ازدحام شروع ہو جاتا ہے' شادیوں کا سلسلہ دراز سے دراز ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق دے۔ آمین!

❀❀❀❀❀

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمدللہ 2015ء کی 'الاسلام' ڈائری کی ترتیب کا کام جاری ہے احباب جماعت اولین فرصت میں اپنے اشتہارات اور اہم فون نمبر جلد ارسال فرمائیں تاکہ ڈائری بروقت شائع ہو سکے۔ یاد رہے کہ سابقہ فون نمبرز ختم کر دیئے ہیں۔

ایک صفحہ فور کلر اشتہار	2,500 روپے
ایک صفحہ سنگل کلر اشتہار	1,500 روپے
نصف صفحہ سنگل کلر اشتہار	800 روپے
قیمت فی ڈائری	350 روپے

نوٹ اشتہار کے ساتھ اس کا زر اشاعت آنا ضروری ہے۔

رابطہ: ادارہ الاسلام ڈائری' دفتر ہفت روزہ اہل حدیث
چوک اہل حدیث 106 راوی روڈ۔ لاہور
0321-6487892 - 0300-4478611
042-37720257 - 055-4443265

احباب اپنے اشتہارات ذیل کی میل پر بھی بھیج سکتے ہیں۔
Weeklyahlehadith@yahoo.com

یادِ رفتگان

حضرت مفتی عبدالرشید مسعود رحمہ اللہ

تحریر

جناب امین عبدالرحمن منصور پوری

بستی اوڈانوالہ نے بڑے بڑے نامور اہل علم پیدا کیے علم دین نے انہیں شہرت اور عزت بخشی ان میں سے ایک حضرت علامہ مفتی عبدالرشید مسعود رحمہ اللہ بھی ہیں۔ جن کے ماموں حافظ محمد یوسف سرانوالے حضرت صوفی عبداللہ رحمہ اللہ کے ساتھ بہت اچھے مراسم رکھتے تھے۔ صوفی عبداللہؒ نے دیکھتے ہی کہا کہ عبدالرشید کو پڑھنے کے لیے ادارہ میں بھیجو۔ صوفی صاحب نے ان کے مراحل تعلیم ہی میں کہہ دیا تھا کہ عبدالرشید مسلک اہل حدیث کے نامور علماء میں سے ہوں گے۔ صوفی صاحب نے علامہ مرحوم کی تعلیم وتربیت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ صوفی صاحب مولانا مفتی صاحب سے بڑی توقعات رکھتے تھے۔ میں نے مشکل کتابیں سنن نسائی شریف کافیہ قدوری شرح وقایہ نفحۃ العرب اسرار محترم مولانا عبدالرشید مسعود سے پڑھیں جب وہ کراچی کے قدیمی ادارے بحر العلوم مسعودیہ میں علامہ یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کے ساتھ پڑھایا کرتے تھے۔

حقیقی بات یہ ہے کہ مفتی مرحوم مسلک کی ممتاز دینی شخصیت تھے۔ مولانا کو علماء کرام اور عوام میں یکساں قدر احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور آج اسی احترام کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

آپ پاکستان کی بحری فوج کے تعلیمی ادارے سے بھی منسلک رہے ان کے ہزاروں نامور شاگرد بھی پاکستان آرمی ایئرفورس اور پاکستان نیوی کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ مفتی مرحوم بلند پایہ علمی حیثیت کے ساتھ ساتھ اپنے زہد وتقویٰ سادگی درویشی منکسر المزاجی مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔ مولانا دینی مدارس کے طلباء اور علماء سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ آپ علماء میں عزت واحترام سے ساتھ جانے جاتے ہیں۔ کراچی میں مسلک اہل حدیث کے لیے مولانا مفتی صاحب کی قربانیاں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی مسلک اہل حدیث کی نشر واشاعت اور درس وتدریس میں گزاری۔ کراچی میں بیسیوں مساجد ومدارس کی تعمیر میں مولانا مرحوم نے اہم کردار ادا کیا اور بعض مقامات پر مالی تعاون میں بھی پیش پیش رہے۔ سندھ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کو متعارف کروایا۔ عرصہ دراز تک کراچی کے امیر رہے۔ کراچی میں جامعہ مرکز الاسلامیہ محمود آباد ان کے لگائے گئے پودوں میں سے ایک ہے۔ مفتی صاحب کے بچے ماشاء اللہ حافظ قرآن عالم دین اور ان کے لیے بہترین صدقہ جاریہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے مولانا محمد طیب رشید صاحبزادہ قاری احسان رشید مولانا قاری طارق رشید علامہ قاری عارف رشید مسعود ان کے مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف عمل ہیں۔ مولانا عبدالرشید مسعود نے اپنی اولاد کی تربیت دین اسلام کے مطابق بحمد اللہ آج بھی ان کی اولاد دین سے پوری طرح وابستہ ہے۔ مولانا کی صاحبزادیاں بھی ماشاء اللہ طالبات کے دینی اداروں کی سرپرستی کر رہی ہیں۔ علامہ صاحب کی صاحبزادی ام قاسم نے کراچی میں مسلک اہل حدیث کی تبلیغ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ جامعۃ خدیجۃ الکبریٰ کی مہتممہ بھی ہیں۔ مولانا زندگی کے آخری وقت تک تبلیغ اسلام کے لیے سرگرم رہے۔ وفات کے دن چند گھنٹے پہلے جامعہ مرکز الاسلامیہ محمود آباد کے طلباء اساتذہ اور اہل محلہ کو درس حدیث دیا نماز عصر کی امامت کروائی قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہوئے مسجد عیسیٰ میں ہی حق حقیقی سے جا ملے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر انسان جو دنیا میں آیا ہے اس کا آنا جانے کی تمہید ہے۔ کچھ لوگ اتنے عظیم ہوتے ہیں کہ ان کی موت کہرے اثرات چھوڑ جاتی ہے۔ آج مولانا عبدالرشید مسعود رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے رخصت ہوئے تقریباً ۱۰ سال گذر چکے ہیں لیکن ان کے علمی وعملی نقوش سے دنیا مدتوں فیض یاب ہوتی رہے گی۔

[مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ]

"عالم کی موت جہان کی موت ہوتی ہے"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماتے ہوئے ان کی بشری لغزشوں کو اپنی رحمت سے معاف فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ ان کے لگائے ہوئے علمی پودے اور ان کی صاحبزادگان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

بقیہ معاشرے کے امن کی پاسبانی

سے تشکیل پانے والی قوم کے امن کا ذریعہ ہے۔

اسی طرح کے امن سے قوم کا ایسا مزاج تشکیل پاتا ہے جس کے ذریعے ان عوامل کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جو کسی بھی معاشرے کی زندگی کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ اس میں سرفہرست فکری اور نظریاتی امن ہے جو معاشروں کو ذہنی انتشار سے بچاتا ہے، اندھی خواہشوں کے پیچھے پیاسے ہرنوں کی طرح دوڑنے سے روکتا ہے، اخلاقیات کا پردہ چاک کرنے سے محفوظ رکھتا ہے، اور معاشروں کے افکار ونظریات کو افراط وتفریط سے، دین کے بارے میں غلو سے اور شدت پسندی جیسی گمراہیوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔ نظریاتی امن کے لیے دو عناصر بنیادی حیثیت رکھتے ہیں:

اولاً تعلیمی امن اور دوسرے ابلاغ کا امن

کیونکہ جس طرح مال کے ڈاکو ہوتے ہیں، اسی طرح عقلوں کے ڈاکو بھی ہوتے ہیں بلکہ عقلوں کے رہزن مال کے رہزنوں کی بہ نسبت زیادہ بربادی لاتے اور زیادہ گمراہ کھاؤ دیتے ہیں۔ چنانچہ سلامتی کے بغیر امن کا کوئی تصور نہیں اور سلامتی اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک صرف اس اکیلے اور ایک کی مکمل فرمانبرداری نہ کی جائے جس کا کوئی شریک نہیں۔ جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴾ (البقرۃ)

"اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

اے اللہ! غمزدہ مسلمانوں کے غم دور فرما۔ لاچاروں کی پریشانی ختم کردے۔ مقروضوں کو قرض ادا کرنے کی وسعت دے اور تمام بیمار مسلمانوں کو شفا عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن عطا فرما، ہمارے پیشواؤں اور حکمرانوں کی اصلاح فرما اور اے رب العالمین! ہماری فرمانروائی ان لوگوں کو سونپ دے جو تجھ سے ڈرنے والے، تقویٰ اختیار کرنے والے اور تیری رضا تلاش کرنے والے ہوں۔

طب و صحت

موسم سرما کی سوغات ..... خشک میوے

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

موسم سرما میں جب شدت کی سردی پڑتی ہے تو جسم کو زیادہ حرارت درکار ہوتی ہے تاکہ سردی کا مقابلہ کیا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ موسم سرما میں نظام ہضم بیدار ہو جاتا ہے اور اس موسم میں معمول سے زیادہ کام کیا جا سکتا ہے' کیونکہ نظام ہضم ہمیں بھرپور توانائی فراہم کرتا ہے۔ موسم سرما میں موسم گرما کے مقابلے میں زیادہ مستعدی سے کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اس موسم میں ورزش کے اثرات پورا سال جسم کو صحت مند رکھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ جب کہ موسم گرما میں جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور شدید گرمی کے باعث کام کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ جسمانی حرارت کو قائم رکھنے کے لیے موسم سرما میں قدرتی نظام کے تحت خوب بھوک لگتی ہے اور خوب کھایا جاتا ہے۔ قدرت جس موسم میں جو پھل' سبزیاں اور دیگر غذائی اشیاء پیدا کرتی ہے وہ اپنے موسمی تقاضوں کو خوب پورا کرتے ہیں۔ اس موسم کی سبزیوں اور پھلوں' نیز خشک میووں میں گلوکوز' لحمیات (پروٹینز) اور حیاتین (وٹامن ای) بڑی مقدار میں ہوتے ہیں۔ گلوکوز ہمارے جسم میں وہی حیثیت رکھتا ہے جو ایک گاڑی کے انجن کے لیے پٹرول رکھتا ہے۔ گلوکوز اس موسم کی سبزیوں اور پھلوں میں موجود ہوتا ہے جب کہ سبزیوں' دالوں' گوشت اور انڈوں سے حیاتین اور نمکیات مل جاتے ہیں۔ انڈا اور مچھلی کھا کر لحمیات حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ موسم گرما کی نسبت موسم سرما میں ہر چیز کے کھانے کا اپنا ہی ایک لطف ہے۔ گوشت' مچھلی اور انڈوں کے علاوہ موسم سرما کی خاص سوغاتوں میں صحت و توانائی بخش غذاؤں کی وافر مقدار ہوتی ہے۔ اُبلے ہوئے انڈے' چکن سوپ اور گاجر کا حلوہ بھی اس موسم کی خاص سوغات ہیں' لیکن ان کے ساتھ ساتھ جسم کو اضافی حرارت اور توانائی کی فراہمی کے لیے قدرت نے خشک میووں کا بھی اہتمام کیا ہے' جن میں غذائی افادیت کے ساتھ چکنائی بھی وافر مقدار میں ہوتی ہے۔ یہ چکنائی چربی پیدا نہیں کرتی' بلکہ جسم کو ٹھوس رکھتی ہے۔ ان خشک میووں میں ریشہ بھی کافی مقدار میں ہوتا ہے جو آنتوں کو تحریک دیتا اور قبض سے محفوظ رکھتا ہے۔ میووں سے نظام تولید کی صلاحیت بڑھتی ہے اور حیاتین کی کمی دور ہوتی ہے۔

بادام

بادام خشک میووں کا بادشاہ کہلاتا ہے اور موسم سرما میں بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے۔ یہ دماغ اور بصارت کے لیے بہت مفید ہے۔ بادام ہر عمر کے افراد کے لیے مفید ہیں۔ یہ اعصاب کو طاقت دیتے اور جسم کی نشو ونما کرتے ہیں۔ بادام کے استعمال سے چربی نہیں بڑھتی۔ بادام دماغی کام کرنے والوں کے لیے فائدہ مند ہیں۔

اخروٹ

اخروٹ اپنی غذائی افادیت کے باعث موسم سرما کے خشک میووں میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ برفانی اور میدانی علاقوں کے لوگ شدید سردی کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کو بکثرت کھاتے ہیں۔ اخروٹ' دماغ اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے' کھانسی اور گلے کے امراض دور کرنے میں مفید ہے۔

چلغوزے

چلغوزے گردے' مثانے اور جگر کو تقویت بخشتے ہیں' موسم سرما میں ان کا کھانا پیشاب کی زیادتی کو روکتا ہے۔ چلغوزہ موسم سرما کے اثرات کو کم کرتا اور جسم کو حرارت عطا کرتا ہے۔ چلغوزے کھانے سے پہلے نہ کھائیں' کیونکہ اس طرح بھوک ختم ہو جاتی ہے اور کھانا نہیں کھایا جاتا۔ اس لیے انہیں ہمیشہ کھانے کے بعد کھائیں۔

تل

تل موسم سرما کی سوغات ہے۔ تل کھانے سے سردی اثر نہیں کرتی۔ موسم سرما میں کمزور اور بوڑھے افراد کو پیشاب بار بار آتا ہے۔ اس طرح بعض بچے بھی رات کو سوتے ہوئے بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے تل کے لڈو کھانا بہت مفید ہیں۔ روزانہ تل کا ایک چمچہ کھا لینا صحت کے لیے مفید ہے۔

مونگ پھلی

مونگ پھلی ایک لذیذ میوہ ہے۔ یہ موسم سرما میں کھائی جاتی ہے۔ یہ سستا میوہ ہے' غریب آدمی بھی آسانی سے خرید سکتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں لحاف میں بیٹھ کر اس کا کھانا بہت لطف دیتا ہے۔ مونگ پھلی آپ جتنی بھی کھا لیں' اس کی چکنائی سے کولیسٹرول نہیں بڑھے گا۔ اسے خالی پیٹ نہ کھائیں' کیونکہ یہ بھوک کو ختم کر دیتی ہے' اس لیے ہمیشہ کھانے کے بعد کھائیں۔

پستہ

موسم سرما میں پستہ نمک لگے کھانے کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔ اگرچہ پستہ کا استعمال منہ کا ذائقہ تبدیل کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے' تاہم اس کی غذائی و دوائی افادیت بہت زیادہ ہے۔ حرارت غریزی پیدا کرتا ہے۔ دل' دماغ' معدہ اور اعضائے رئیسہ کے لیے مفید ہے۔ جسم کو فربہ کرتا اور توانائی دیتا ہے۔ کھانسی میں فائدہ رہتا اور بلغم کے فساد کو دور کرتا ہے۔ ۱۰۰ گرام پستے میں ۵۹۴ حرارے ہوتے ہیں۔ یہ جسم میں کولیسٹرول کی سطح کم کرتا اور قلب شرائین میں خون کے تھکے ختم کرتا ہے۔ قوت مدافعت بڑھاتا ہے۔ جگر کے سدوں کو کھولتا اور خون صاف کرتا ہے۔ پستے کا استعمال موسم سرما میں ضرور کریں مگر حد اعتدال میں۔

لوگ اپنی روزانہ کی خوراک میں بلا خطر خشک میوے کی گریوں کو شامل کر سکتے ہیں بلکہ اگر چاہیں تو محض خشک میوہ کھا کر ہی اپنی بھوک مٹا سکتے ہیں۔ خشک میوے میں غیر سیر شدہ چکنائی (Unsaturated Fat) اور اعلیٰ ریشہ (High Fiber) ہوتا ہے جو وزن بڑھائے بغیر جسم کو توانائی مہیا کرتا ہے۔ پوری دنیا میں ہونے والے پچھلی ۳۱ معیاری اور تحقیقی مطالعوں کا نئے انداز سے جائزہ لینے کے بعد محققین نے یہ انکشاف کیا ہے۔ یونیورسٹی آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری آف نیو جرسی' امریکہ کے ڈپارٹمنٹ آف اینڈ ورکرائنالوجی' ڈائی بیٹس اینڈ میٹا بولزم (Department of Endocrinology, Diabetes and Motabollsm) کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر ڈیوڈ بلیچ (Prof. Dr. David Bleich) کے مطابق تمام تحقیقی مطالعوں سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ خشک میوے کی گریوں کے استعمال سے جسمانی وزن بالکل نہیں بڑھتا اور اگر کوئی ایسا سوچتا ہے تو وہ غلط ہے۔ یونیورسٹی آف تراگونا' اسپین کے محقق گیما فلورس مانیو (Gemma Flores Meteo from University of Tarragona, Spain) اور ان کے ساتھی محققین کہتے ہیں کہ پچھلے مطالعوں میں بھی گریوں (Nuts)

کے استعمال کو ذیابطیس اور ہائی بلڈ پریشر کے خطرے کو کم کرنے کے لیے مفید بتایا گیا تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر ڈیوڈ جینکنز کہتے ہیں کہ ان کی ذاتی تحقیق میں بھی یہ واضح باتی سامنے آئی کہ ذیابطیس کے مریضوں نے جب ان کے مشورے پر خشک میووں کی گریوں کا استعمال شروع کیا تو ان کے بلڈ میں شوگر لیول کم ہوا۔ اگر آپ خوراک میں چکنائی (Fat) کا استعمال بڑھاتے ہیں تو آپ اپنے جسم میں انسولین کی مزاحمت (Insulin Resistance) کا سامان کرتے ہیں۔ لیکن گریوں کی چکنائی (Fat) یہ صورتحال پیدا نہیں کرتی۔ گریاں اپنی چکنائی کے ذریعے نہ صرف آپ کی اشتہا (بھوک) کو مٹاتی ہیں بلکہ ریشوں اور لحمیات (Proteins) کے لیے بدن کی ضرورت کو بھی پورا کرتی ہیں۔ دوران تحقیق یہ حقیقت اس وقت محققین پر واشگاف ہوئی جب انہوں نے تحقیق میں شامل شرکاء کے دو گروپس میں سے ایک گروپ کو نارمل خوراک دی اور دوسرے گروپ کو کم مقدار میں خوراک۔ مگر اس کے ساتھ خشک میووں کی گریاں بھی دو سے پانچ ہفتے تک دیں۔ پانچ ہفتوں کے بعد ان کا معائنہ کرنے پر پتہ چلا کہ خشک میوے کی گریاں کھانے والے گروپ کا فالتو وزن ایک اعشاریہ پانچ پونڈ کم ہوا' ان کی کمر بھی ایک انچ کم ہوئی اور ان کی صحت اور جسمانی چستی مزید بہتر ہوئی۔ جبکہ گریاں نہ کھانے والے گروپ میں کچھ ایسا نہیں ہوا۔ گو کہ یہ فرق کوئی زیادہ نمایاں نتائج کا حامل نہیں لیکن اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ خشک میوے وزن نہیں بڑھاتے۔

اس تحقیق کا انکشاف محقق گیما فلورس میٹیو نے ایک مضمون میں کیا ہے جو امریکی جریدے ''جرنل آف کلینکل نیوٹریشن'' کی حالیہ اشاعت میں چھپا ہے۔ اس مضمون میں فلورس میٹیو نے کہا کہ

''ہماری دریافت اس امر کی حمایت کرتی ہے کہ غذا کو صحت مند بنانے اور عوارض قلب سے بچنے کے لیے روزانہ کی خوراک میں خشک میووں کو شامل رکھا جائے۔''

یونیورسٹی آف کولوریڈو' امریکہ (University of Colorado, USA) میں فربہی پر تحقیق کرنے والے ڈاکٹر آدم گلڈن ٹسائی (Dr. Adam Gilden Tsai) کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو یہ مشورہ نہیں دیں گے کہ وہ اپنی خوراک میں خشک میووں کو سرفہرست رکھیں بلکہ دیگر مفید اور صحت افروز چیزوں کے ساتھ انہیں بطور معاون صحت استعمال کریں۔ نیو انگلینڈ جرنل آف میڈیسن میں چھپنے والی دی انٹرنیشنل ٹری نٹ کونسل' نیوٹریشن ریسرچ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن (The International tree Nut Council, Nutrition Research and Foundation) کی حالیہ تحقیقی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ جو لوگ خشک میووں بطور خاص مونگ پھلی پر مشتمل خوراک کھاتے ہیں وہ عارضہ قلب ذیابطیس ٹائپ۔۲ اور سرطان جیسے موذی مرض کا کم شکار ہوتے ہیں جو آج کی دنیا کے سب سے زیادہ ہلاکت خیز امراض ہیں۔ جتنی زیادہ آپ مونگ پھلی کی گریاں کھائیں گے اتنے ہی زیادہ صحت کے حوالے سے آپ مستفیض ہوں گے۔ یہ رپورٹ ۱۹۸۰ء سے لے کر اب تک ان جائزوں کے ڈاٹا پر مشتمل ہے جو مختلف ماہرین اس عرصے میں لیتے رہے ہیں۔

ٹفٹس یونیورسٹی' بوسٹن امریکہ کے ہیومن نیوٹریشن ریسرچ سنٹر کے ڈاکٹر جیفری بلومبرگ (Dr. Jefirey Blumberg) جو اس تحقیق کا حصہ تھے' نے رائٹرز ہیلتھ' ایک خبر رساں ایجنسی کو بتایا کہ پہلے لوگ گریوں کی چکنائی (Fat) سے ڈرتے تھے جیسا کہ وہ انڈے کو خول میں بند ایک ہارٹ اٹیک سمجھتے تھے لیکن اب انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ گریوں کی چکنائی صحت مند ہے اور انڈہ بھی دل کے لیے نقصان دہ نہیں بلکہ فائدہ مند ہے۔

تیس سال پر مشتمل اس تحقیق میں ۷۶۰۰۰ خواتین اور ۴۲۰۰۰ مردوں کو شامل تحقیق کیا گیا۔ تحقیق ان سوالناموں پر اساس کرتی ہے جو وقفے وقفے سے شامل تحقیق افراد کو دیے گئے اور جن میں ان کی خوراک لینے اور کھانے پینے کی عادات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ان سوالناموں سے جو ڈاٹا مرتب کیا گیا' اس سے جو نتائج سامنے آئے ہیں اس کے مطابق جو لوگ خشک میووں بشمول مونگ پھلی کی گریاں نہیں کھاتے تھے ان کے مقابلے میں ہفتے میں ایک مرتبہ کھانے والے گیارہ فیصد' پانچ مرتبہ کھانے والے بیس فیصد اور روزانہ کھانے والے انتیس فیصد کم موت کا شکار ہوئے۔ تحقیق کے مطابق خشک میوے بشمول مونگ پھلی کو استعمال کرنے والوں کی موت کے اسباب میں سرطان' ذیابطیس اور سانس کی بیماریوں کی شرح بہت کم تھی۔

ڈانا فاربر کینسر انسٹی ٹیوٹ' بوسٹن' امریکہ کے پروفیسر ڈاکٹر چارلس فش (Prof. Dr. Charles Fuchs) جو مذکورہ بالا تحقیقی مطالعہ کے سینئر رائٹر ہیں کہتے ہیں کہ ''خشک میوے کی گریوں اور بطور خاص مونگ پھلی کی گری میں صحت انسانی کے لیے فوائد پوشیدہ ہیں۔''

قارئین کرام! سرد موسم میں خشک میووں کا استعمال ہماری جسمانی ضرورت بھی ہے اور ہماری معاشرتی روایت بھی۔ خشک میووں بشمول مونگ پھلی کا اعتدال کے ساتھ اس موسم میں استعمال کیجیے اور پرورش جسم وذہن کیجیے کہ خشک میوے خاص طور پر اخروٹ دماغ کے لیے ایک ٹانک ہے' اس کی گری بالکل انسانی دماغ جیسی ہے۔ مونگ پھلی کو غریبوں کا بادام کہا جاتا ہے۔ یہ وافر مقدار میں پیدا ہوتی ہے' اس لیے قدرے ارزاں بھی ہے اور غریبوں کی قوت خرید اور دسترس میں ہوتی ہے۔ یہ قدرت کا نظام ہے کہ اس نے غریبوں کو بھی گریوں (Nuts) کے فوائد کلی سے کلی طور پر محروم نہیں رکھا۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی' مطب ہمدرد
سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

مبارکباد

مرزا افتخار بیگ صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان اور مولانا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں مجلہ ''اہل حدیث'' کی توسیع اشاعت مہم میں 500 عدد پرچے جاری کروا کر پاکستان بھر میں سرفہرست آگئے ہیں۔ اس مساعی جمیلہ پر ہم ان کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ کو اسی طرح جاری رکھیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

مستقل خطبہ جمعۃ المبارک

حضرت مولانا عتیق الرحمٰن زبیر صاحب جامع مسجد توحید اہل حدیث موضع مان تحصیل وضلع قصور میں مستقل خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرماتے ہیں۔

برائے رابطہ: 0300-6085998

اخبار الجماعۃ

خطیب برطانیہ حافظ عبدالسلام عاصم کی گوجرانوالہ میں آمد!

گوجرانوالہ 14 نومبر 2014ء کو جامع مسجد چوہدری علی محمد اہل حدیث گلہ ہارون نوشہرہ روڈ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ممتاز رہنما' جامع اہل حدیث ریڈنگ برطانیہ کے خطیب جناب مولانا حافظ عبدالستار عاصم نے خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا اور مسنون ذکر الٰہی کی فضیلت واہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے وہ اسے زیادہ عطاء کرتا ہے جو اس کے ذکر سے اعراض کرتا ہے تو اس کی گزران تنگ ہو جاتی ہے۔ ذکر الٰہی' تلاوت قرآن مجید' مطالعہ حدیث اور بکثرت درود وسلام سب اللہ کے ذکر کی مختلف صورتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ مسجد کے خطیب اور انتظامیہ نے اس پروگرام کی بڑی تشہیر کی تھی۔ چنانچہ مسجد اپنی وسعت کے باوجود تنگیٔ داماں کا گلہ کر رہی تھی۔ سامعین نے خطبہ کو بیحد پسند کیا۔ مہمان محترم کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ (نمائندہ خصوصی)

کوٹ رادھا کشن میں سٹی جماعت اور یوتھ فورس کا ماہانہ اجلاس

۷ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث گندھیاں روڈ کوٹ رادھا کشن میں مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس سٹی کا ماہانہ اجلاس زیر امارت جناب میاں خالد سیف اللہ منعقد ہوا۔ حافظ احمد اللہ سلیم کی تلاوت قرآن پاک کے بعد درج ذیل فیصلے کیے گئے:

① مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے اجتماعی قربانی کے انتظام کو سراہا گیا اور آئندہ مزید بہتر انداز میں قربانیاں کرنے پر زور دیا گیا۔

② حضرت مولانا حنیف محمدی اٹاری جیت سنگھ کی گرفتاری کی شدید مذمت کی گئی جنہیں کوٹ رادھا کشن کے سانحہ میں ناجائز طور پر گرفتار کیا گیا تھا اور ان کی جلد رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

③ اجلاس میں چوہدری محمد ایوب' ڈاکٹر نعیم احمد انصاری' جمیل گلزار' اسلم پیارا' حافظ عبدالمنان' چوہدری محمد حنیف کمبوہ' احسان الرحمن اور مولانا یحییٰ عزیز ڈاہروی نے شرکت کی۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم' ناظم سٹی

0300/0333-4992195

اطلاع

26 دسمبر 2014ء کا خطبہ جمعہ مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی سٹی رحیم یار خان میں حضرت مولانا نعیم الرحمن شیخوپوری ناظم تبلیغ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ احباب سمیت شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز مرکز ہذا میں 30 جنوری 2015 کا خطبہ جمعہ شیر اسلام حافظ رانا خلیق خان پسروری ناظم ذیلی تنظیمات مرکزیہ ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

منجانب: ابوطلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری رئیس مرکز ہذا

رحیم یار خان 0300-9679796

خطبات جمعۃ المبارک

21 اکتوبر کا خطبہ جمعہ حافظ محمد اسلم حنیف فاضل مدینہ یونیورسٹی' 28 اکتوبر کا خطبہ جمعہ مولانا عبدالحق حقانی آف گوجرہ نے پڑھایا اور جمعہ کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی اور اسلامک ریسرچ سنٹر میں ایک نمائش کا افتتاح کیا۔ 5 دسمبر کا خطبہ الشیخ حافظ ثناء اللہ زاہدی آف صادق آباد اور 19 دسمبر کا خطبہ حافظ عمران تبسم صدر پنجاب اہل حدیث یوتھ فورس ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب: مرزا افتخار بیگ

ضروری اطلاع

احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ محمد شہباز شاکر' سابق ناظم مرکز ابن الخطاب الاسلامی وجامعۃ فاطمۃ الزہراء الہ آباد کو بعض وجوہ کی بنا پر جامعات سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا وہ جامعات کے نام پر کسی قسم کا تعاون حاصل کرنے کے مجاز نہیں۔ انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جامعہ کے معاملات کے سلسلہ میں ہم سے رابطہ کریں۔ ادارہ آئندہ حافظ شہباز کے کسی قسم کے قول وفعل کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

منجانب: احسان اکبر ظہیری بن مولانا حاجی محمد اکبر سلیم رحمہ اللہ۔ رئیس مرکز ابن الخطاب الاسلامی وجامعہ فاطمۃ الزہراء الہ آباد (قصور) 0300-4347867

تقریب تکمیل حفظ القرآن کانفرنس

جامع مسجد اہل حدیث سمندر کھٹہ میں 15 نومبر 2014ء بروز ہفتہ دن 12 بجے کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا الیاس مشتاق صاحب امیر تحصیل ایبٹ آباد نے کی۔ جس میں مولانا سرفراز خان فاروقی' مولانا عتیق الرحمن' مولانا یوسف صاحب' مولانا رشید صاحب' حاجی محمد بشیر ایبٹ آباد' مولانا شبیر احمد سلفی' مولانا آصف مسعود گلیاتی' سابق ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی پاکستان سردار محمد یعقوب اور سینکڑوں کارکنان وذمہ داران اور احباب جماعت نے شرکت کی۔

المرسل: (مولانا) شبیر احمد سلفی' صدر A.Y.F ہزارہ ڈویژن

تنظیمی دورہ

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت و A.Y.F کے کارکنان مولانا محمد اکرم' مولانا محمد یٰسین شاد اور راقم نے بستی کوٹ گجراں (ملتان) کا تنظیمی دورہ کیا' جماعت کی معروف شخصیت چوہدری بشیر احمد گجر سے باہمی دلچسپی کے مسائل پر گفتگو کی اور ان کی لائبریری بھی دیکھی اور اس بات پر اتفاق کیا کہ علمائے کرام اور کارکنان کی یہ ذمہ داری ہے کہ جماعت کی پالیسی کو آگے بڑھانے کے لیے ہفت روزہ اہل حدیث جاری کروائے جائیں۔ اراکین وفد چوہدری صاحب کی تجاویز اور علمی گفتگو سے بیحد متاثر ہوئے۔

رپورٹ: شفیق الرحمن جنرل سیکرٹری A.Y.F۔

136 دس۔ آر جہانیاں

عظمت صحابہ وشان اہل بیت کانفرنس

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث مین بازار اگوکی سیالکوٹ' ۹ نومبر بروز اتوار بعد نماز عشاء عظمت صحابہ وشان اہل بیت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس اللہ کی توفیق سے کامیاب رہی۔ صدر ڈاکٹر حافظ طیب محمود عاصم' عبدالحنان نے نظم پیش کی حضرت مولانا قاری حنیف ربانی حضرت مولانا قاری نعیم الرحمن شیخوپوری اور مولانا ڈاکٹر عبدالحفیظ مظہر نے خطابات فرمائے۔

رپورٹ: عبدالمنان راشد بن ڈاکٹر عبدالرزاق رحمۃ اللہ

0336-1044792

خطبہ جمعۃ المبارک

14 نومبر کا خطبہ جمعۃ المبارک چک 112 علی آباد' تحصیل سانگلہ ہل (ننکانہ) میں مولانا قاری شفیق الرحمن نے ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ ٹھیک 12:30 بجے شروع ہوا۔ حضرات وخواتین نے بھرپور شرکت کی اور قاری صاحب کے ناصحانہ خطاب سے اپنے دلوں کو منور کیا۔

منجانب: اسد علی ولد عبدالحمید' چک علی آباد' سانگلہ ہل

انتقالِ پُرملال

جناب مولانا محمد سرور عاصم کو صدمہ

اسلامیات کے ممتاز ناشر جناب مولانا محمد سرور عاصم ناظم مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور کی والدہ محترمہ ۶ نومبر ۲۰۱۴ء کو فیصل آباد میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ شب زندہ دار صالحہ وعابدہ اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالستار الحماد نے پڑھائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے۔ ادارہ مولانا محمد سرور عاصم اور جملہ پسماندگان کے اس صدمہ میں شریک ہے اور مرحومہ کی مغفرت تامہ اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

❁ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چونیاں کے ناظم سیاسیات چوہدری حاجی محمد اسماعیل صاحب آف الہ آباد کے والد محترم حاجی محمد عیسیٰ صاحب مختصر علالت کے بعد 120 سال کی عمر میں قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد قدس اہل حدیث اڈے والی الہ آباد میں ادا کی گئی۔ امامت کا فریضہ الحاج محمد اکرم مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی نے سرانجام دیا۔ نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کی قیادت سمیت تمام تحصیلی امراء اور ناظمین اور کارکنان سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق دے۔

منجانب: محمد حامد عاصم (ایم اے بی ایڈ)

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier
الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے
ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔
پروپرائیٹر محمد عثمان
Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

نرخنامہ اشتہارات ہفت روزہ ''اہل حدیث''

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور میں اشتہار لگوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نرخنامہ اشتہارات فی اشاعت

آخری ٹائٹل (فور کلر)	6,000/-	روپے
اندرون ٹائٹل (فور کلر)	5,000/-	روپے
فل صفحہ نیوز (سنگل کلر)	3,000/-	روپے
نصف صفحہ نیوز	1,500/-	روپے
عام چھوٹے اشتہارات	700/-	روپے

نوٹ: اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل کریں اور فون پر مطلع کریں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

حافظ محمد یٰسین طٰہٰ

مینیجر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' 106 راوی روڈ لاہور

042-37720257 - 0300-4478611

ضرورت رشتہ

22 سالہ (BSC) ترجمہ وتفسیر پڑھی ہوئی راجپوت فیملی کی باشرع لڑکی کے لیے پڑھے لکھے برسر روزگار کاروباری یا Job کرتا ہو نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔ صرف راولپنڈی اور اسلام آباد سے سنجیدہ حضرات رابطہ کریں۔

رابطہ: محمد عمران الحق سلفی 0333/0301-519906

سلفی جوان عمر تقریباً 41 کے لیے کنواری' طلاق یافتہ یا بیوہ لیکن باپردہ قاریہ' حافظہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکے کا اپنا ذاتی کاروبار ہے۔ کوئی ڈیمانڈ نہیں۔ لڑکی والوں کے ساتھ تعاون کرنے کو بھی تیار لیکن فوری رابطہ۔

نوٹ: دین کا علم رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ذات پات کی کوئی پابندی نہیں۔

مرزا آفتاب اقبال' جہلم 0347-5739418

ضرورت رشتہ

لڑکا ایف اے پاس عمر 40 سال ماہانہ آمدنی 30 ہزار روپے صوم وصلوٰۃ کا پابند اور متشرع ذاتی رہائش (لاہور) کے لیے ہم پلہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

فاضل نوجوان' خطیب' ناظم مدرسہ طالبات (شادی شدہ) کے لیے حافظ قرآن/ درس نظامی۔ کنواری/ مطلقہ/ بیوہ کا رشتہ مطلوب ہے' ذات وجہیز کی قید نہ ہے۔

رابطہ: (مولانا) محمد عباس طور

0333-8382427

سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا

تالیف

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ

اس کتاب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی، خاندانی پس منظر معاشرتی اور ازدواجی زندگی، علمی اور اصلاحی کارنامے کتاب وسنت کی روشنی میں، اجتہادی بصیرت شعر وخطابت کو علمی اور تحقیقی اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: جیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لائسنس نمبر 5282

حج وعمرہ سروسز میں بااعتماد نام

فوری بکنگ پر خصوصی رعایت

عمرہ گروپ

خوبصورت اور قریب ترین ائرکنڈیشنڈ ہوٹل کی رہائش

تیز ترین عمرہ ویزہ سروس/ ملکی وغیر ملکی ایئر لائنز کے سستے ترین ٹکٹ

28 21 14 دن کے معیاری پیکجز

دبئی، ملائیشیا اور سنگاپور کے وزٹ ویزے

چیف ایگزیکٹو: حافظ عبدالحفیظ مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0322-6662333
0302-4580611

آفس نمبر 8، فرسٹ فلور، 25۔ ابرار سینٹر وحدت روڈ لاہور

مینیجر: حماد مدنی
0333-4005913
042-37506747

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو رئیس کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضائے رئیسہ کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔علاج بھی اُسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالتدبیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیس کی نشوونما کی جائے۔تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیس کی حالتِ تسکین کو حالتِ تحریک میں لاکر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں اِن سے شفاء کاملہ وعاجلہ ہوگی انشاء اللہ ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت مستند درجہ اوّل ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دو اساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطورِ حکیم بے شمار مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

اعضاء کا پھٹنا	پتھری	شوگر	گنگرین	بے اولادی	کمر درد	دبلا پن	ہیپاٹائٹس
کالی کھانسی	سلسل البول	اولادِ نرینہ	بواسیر	وجع المفاصل	تشنج وکزاز	بال سفید ہونا	استسقاء
ہچکی	سوکڑا	بول بستری	خونی پیشاب	تحجر المفاصل	مہرے ہل جانا	بال چر	کمی ہارمونز
آنتوں کے زخم	چنبل	بولنا بند ہونا	امراض مردانہ	گیٹھیا	الرجی	بال گرنا	ہیموفیلیا
سنگرہنی	موٹاپا	تقطیر البول	امراض زنانہ	نقرس	برص	گنجا پن	کمی حیوانات
خروج الاعضاء	اوجاعی	پراسٹیٹ گلینڈز	اٹھرا	عرق النساء	رسولیاں	کمی خون	عنانت

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

الائیڈ بینک ٹائٹل عبدالکریم بھٹی
الائیڈ ایزی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0479001000692380027
میزان بینک ٹائٹل عبدالکریم بھٹی
سیونگ اکاؤنٹ نمبر
7001 0101053034
عبدالکریم بھٹی
شناختی کارڈ نمبر
35103-1466875-3

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھارام) تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور 0313-7545119,Telnor:0345-7545119 Jazz

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

عمل سے پہلے فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایمبلی

ایمبلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں سے ایمبلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام مفت کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں زرگر کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

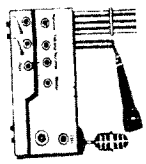

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی سیل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد زیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

ساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: امام اکرام مغل (ماسٹر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام مفت کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

ہدیہ تبریک

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

محترم جناب مولانا محی الدین کنگن پوری حفظہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث میں شمولیت اختیار کرنے پر خوش آمدید اور مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مولانا محی الدین کنگن پوری صاحب کا رابطہ نمبر 0301-7354699

دعا گو (شاعر اسلام) محمد منشاء قادری (مولانا) محمد یوسف پسروری چوہدری غلام مرتضیٰ وڑائچ

32 اجزاء سے تیار کردہ

فیصل

معجون قوت دماغ زعفرانی

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ

- ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- نظامِ ہضم کی درستگی، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- ہر موسم اور ہر عمر کی خواتین و حضرات میں یکساں مفید
- معدہ و جگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
- مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

قیمت -/1200 روپے وزن 600 گرام

قیمت -/650 روپے وزن 300 گرام

اجزائے معجون

زعفران		شہد	
کشنیز		جوہر آہن	
مرچ سیاہ		بادیان	
خشخاش		گل سرخ	
اسطوخودوس		الائچی خورد	
مغز تربوز		گوند کتیرہ	
آملہ		مغز کدو	

پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک

فری ہوم ڈلیوری

0314-3085577

قیمت 1200 روپے

no side effects

فیصل

2 لیٹر

عرقِ نایاب

موٹاپا، گیس، بدہضمی اور بڑھے ہوئے پیٹ کا مکمل علاج

فیصل عرق نایاب

100% انتہائی مفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایسا مرکب جو جسم میں پہنچ کر فالتو چربی کو پگھلاتا ہے اور جسم کو خوبصورت اور جاذب نظر بناتا ہے۔

فیصل عرق نایاب کے فوائد

- موٹاپا کو مکمل ختم کر کے جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔
- چہرے کے کیل مہاسے، چھائیاں، پھوڑے، پھنسیوں کا قدرتی علاج۔
- جگر، معدہ، آنتوں کی سوزش، قبض، گیس، جلن، درد، بدہضمی، کھٹی ڈکاریں

تے، پرانا بخار، گردے کے امراض، خون کی کمی اور جسمانی کمزوری کیلئے مفید۔

4 سے 7 یوم میں نتیجہ (وزن کم کریں)

پاکستان بھر کے تمام بڑے شہروں میں فری ہوم ڈلیوری 0314-3085577

Faisal Foods® فیصل FOODS® سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیز کالونی فیصل آباد

A product of **BMA** Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

لیجئے

جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر (زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

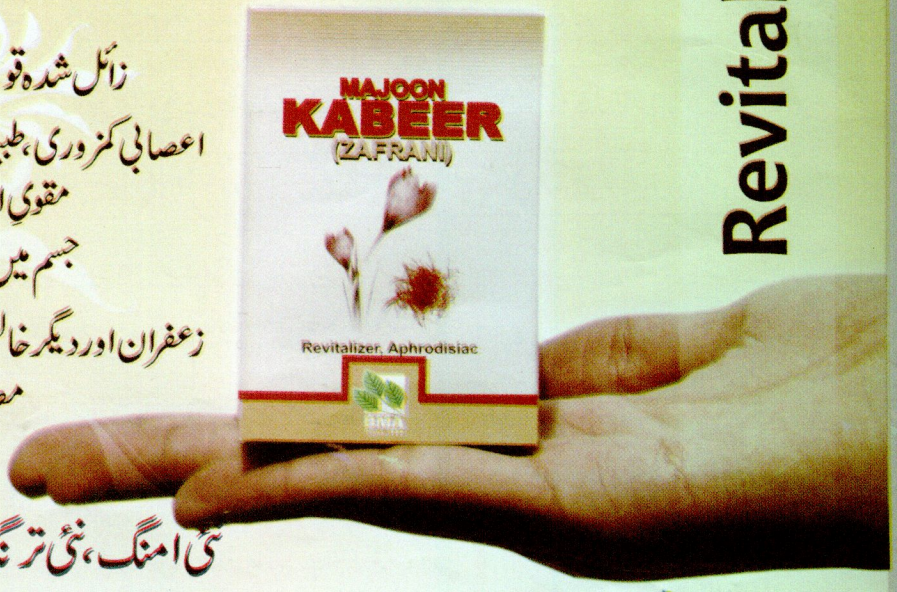

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly **AHL- E - HADITH**
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

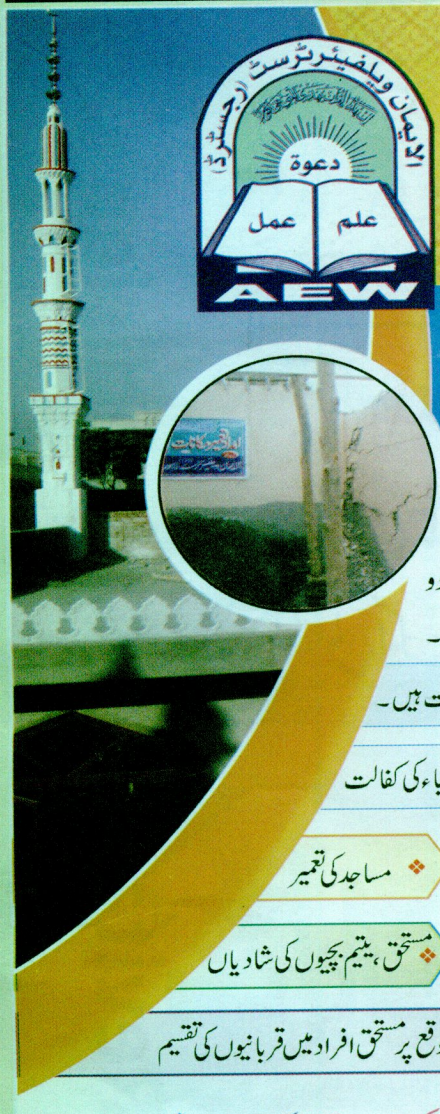

الایمان ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

پاکستان کا ایک ممتاز اور منفرد دینی و رفاہی ادارہ ہے، جو اشاعتِ دین اور انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے متعدد شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

''الایمان ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)'' ہیڈ آفس لاہور کے تحت

لاہور، قصور، فیصل آباد، شیخوپورہ، گلگت، کوئٹہ، رحیم یار خان، ہری پور، گوجرانوالہ، ننکانہ، چنیوٹ، حافظ آباد، کوٹ ادو کشمور، بہاولنگر، بورے والا جیسے 16 سے زائد اضلاع میں مندرجہ ذیل شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

- مدارس میں قرآن وسنت کی تدریس وتبلیغ کیلئے علماء وخطباء کا تعین وتقرر کیا جاتا ہے جس کے تقریباً پانچ لاکھ روپے ماہانہ اخراجات ہیں۔
- منہج سلف سے ہم آہنگی اور جدید اسلوب تدریس کے لیے اساتذہ کی تربیتی ورکشاپس
- دینی مدارس کے یتیم طلباء کی کفالت
- سیلاب اور زلزلہ جیسی قدرتی آفات کے موقع پر متاثرین کی اعانت
- مرحوم علماء کے خاندانوں کی کفالت
- مساجد کی تعمیر
- متعین کیے گئے اساتذہ کے کام کی مکمل نگرانی
- مستحق لوگوں کو ادویات کی مفت فراہمی۔
- مستحق یتیم بچیوں کی شادیاں
- رمضان المبارک میں افطاریوں کا اہتمام
- عید قربان کے موقع پر مستحق افراد میں قربانیوں کی تقسیم

مندرجہ بالا امور کو احسن اور منظم انداز سے چلانے کے لیے ساڑھے چار کنال رقبے پر مشتمل ''مرکز الفاروق'' کے نام سے شریف پورہ رنگ روڈ، لاہور میں ایک عظیم الشان مرکز تعمیر کیا جارہا ہے۔ جس میں مسجد وسکول کی پہلی منزل تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ علاوہ ازیں اس میں اساتذہ کی تربیت کے لیے وسیع ہال، لائبریری اور اساتذہ کی رہائشیں تعمیر کرنے کا منصوبہ بھی شامل ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرمائے گا۔'' مخیر حضرات سے پرزور اپیل ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں دل کھول کر تعاون فرمائیں۔ یقیناً یہ صدقہ جاریہ ہے اور ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ''صدقہ کبھی بھی مال میں کمی نہیں کرتا۔'' صدقہ جاریہ کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور خیر کے کام میں ایسے ہی تعاون پر اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ بھی فرما رکھا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

چیئرمین
الشیخ مبشر احمد مدنی
149۔ چناب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
0300-4184328

برائے ترسیل زر: الائیڈ بینک لمیٹڈ، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور برانچ اکاؤنٹ نمبر: 0010007058950010 برانچ کوڈ: 0688
alemanwelfaretrust149@gmail.com